ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

قادیان

عام قیمت پیشگی سالانہ للعہ

BADR

بدر

QADIAN

ضلع گورداسپور

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نورالدین

جلد ۱۳

۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ مارچ سنہ ۱۳ و ہجیت سمبت ۱۹۶۹

نمبر ۳

ضعیف مردہ دلے گر بقا دیان زرا | (ہر روز جمعرات) | کہ ہست محیی موتی کلام نورالدین

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ،عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے فائدہ پہنچائے گا۔

دھم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہماں از حضرت احدیّت است
منکراں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکراں مورد لعن خدا است

معجزات انبیائے سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں ...

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں ۔ تمام درس حسب معمول ہو رہے ہیں ۔ علوم و معارف کا دریا بہ رہا ہے ۔ مبارک ہیں وہ جو اس سے فائدہ اُٹھائیں ۔ اہل بیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے

شیخ غلام احمد صاحب بنگہ میں وعظ کر کے نیلہ تشریف لے گئے اللہ ان کا حامی ہو ۔

عاجز راقم سات آٹھ روز دورہ سر درد سے سخت تکلیف میں رہا ۔ اب بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہے ۔ مگر ضعف بہت ہو گیا ہے ۔ محبین سے امداد دعا کی اُمید ہے ۔

حضرت خواجہ صاحب کا رسالہ انگریزی چھپ کر آ گیا ہے اور خواجہ صاحب تبلیغ کے کام میں مصروف ہیں ایک مضمون بھی خواجہ صاحب نے بھیجا ہے ۔ جو انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کیا جاویگا ۔

مبارک

مرزا عباس علی صاحب ریلوے گارڈ کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے حضرت نے نام بشارت احمد تجویز فرمایا ہے ۔ احباب دعا کریں کہ برخوردار کی عمر دراز ہو اور خادم دین بنے ۔

ایک انگریز مسلمان ہوا

برادرم چودھری نواب علی صاحب احمدی حیدر آباد دکن سے تحریر فرماتے ہیں :- " بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے مخدوم و مکرم و معظم برادر جناب مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ‘‘ ۔ ایک انگریز خاص لندن کا رہنے والا جسکو لندن سے آئے ہوئے قریباً تین سال کا عرصہ ہو گیا ہے ۔ یہ شخص ۱۹۱۰ء میں بمبئی میں پہنچا اس کا نام جارج لوئی ریچ ہے ۔ یہ پراٹسٹنٹ فرقہ کا پکا عیسائی تھا ۔ اردو زبان سے محض ناواقف ہے ۔ اصل ولائتی یورپین ہے اور بمبئی کے فریمیسن لاج کا ممبر بھی ہے حضرت اقدس کی تحریرات یعنی ٹیچنگس آف اسلام و ریویو آف ریلیجنز اور آپ کی منگوائی ہوئی کتاب کریسیفکشن انجیل فتح بر صلیب دکھائی ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بندہ بھی ضروری مسائل گوش گذار کرتا رہا ۔ آخر وہ پکار اُٹھا کہ اسلام سچا مذہب ہے ۔ اس کو مسلمان کر لیا گیا ۔ اور اسکا اسلامی نام محمد رکھا ہے ۔ انجمن احمدیہ میں تین جمعہ سے جا رہا ہے گذشتہ جمعہ کو اس نے ماہانہ چندہ مبلغ پانچ روپے حالی دیئے ۔ اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ دیا کریگا ۔ آپ اس کو اخبار میں درج کر سکتے ہیں ۔ دعائے سبحانک اللّٰھم اس نے سیکھ لی ہے ۔ الحمد شریف سیکھ رہا ہے اور یہاں ہمارے ساتھ باجماعت نماز پڑھتا رہا ہے ۔ بیٹھنے اُٹھنے سے اس کے گھٹنے اور پاؤں بھی درد کرنے لگ گئے ہیں کیونکہ ان لوگوں کو ہماری طرح بیٹھنے کی عادت ہی نہیں آپ بھی دعا کریں اور حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی اس کی استقامت کے لئے دعا کرائیں ۔ بہائیوں کا بمبئی میں بڑا زور ہے ان کے جلد نابود ہونے کے لئے دعا کرائیں ۔ فقط

اللہ تعالیٰ چودھری صاحب کو جزائے خیر دے کہ اُنھوں نے ہند میں ایک انگریز کو مسلمان کر لیا ۔

نامہ نگاروں کی خدمت میں معذرت

اللہ کے فضل سے احمدیوں میں مضمون نویس بہت ہیں مذاق گو جداگانہ ہوں اور ممکن ہے بعض کے مضامین بعض کو ناپسند ہوں مگر اکثر مضامین اس قابل ہوتے ہیں کہ وہ ضرور شائع ہوں اور کمی گنجائش کے سبب رہتے رہتے رہ جاتے ہیں ۔ آج جب میں اخبار کا یہ آخری صفحہ لکھ رہا ہوں میرے پاس چار مضمون پہنچے ہیں اور ہر چہار چھپنے کے لائق ہیں ۔ کم از کم میری رائے یہ ہے ۔ مگر اتنی گنجائش کہاں سے لیجاوے ۔ میری خیال میں ایک نامہ نگار فنڈ ہونا چاہیئے ۔ جس سے اخبار کے صفحات بڑھ سکیں ۔

نئی تقطیع

اخبار کی نئی تقطیع اور صفحات اور سطر کے متعلق ہمارے ناظرین کی کیا رائے ہے ؟

المخطبہ

ایک لڑکی بالغ قوم کی دھوبن ہے پرائمری پاس ہے اُس کے ولی دھوبی یا درزی قوم کے احمدی کو پسند کرتے ہیں درخواست کے ساتھ خط و کتابت کے لئے مہر کے ٹکٹ آنے چاہئیں ۔

دعا مدد

میاں تاج الدین احمدی آنکھوں کی شفا کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں ۔

ادب

پٹیالہ سے اردو علم ادب کا ایک ماہوار رسالہ نکلنا شروع ہوا ہے جس کا نام بھی ادب ہے اور علم ادب کے تمام آداب کو حسن و خوبی کے ساتھ سر انجام دے رہا ہے اس کا دوسرا نمبر آج ہمارے سامنے ہے جس کے مضامین پہلے نمبر سے بڑھ کر آب و تاب رکھتے ہیں جس سے اس کی ماہ افزوں ترقی ظاہر ہے ۔ (اشرطیکہ یہ اصطلاح درست ہو ۔) ملک کے لائق نامہ نگار اس رسالہ کی امداد میں ہیں اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ حامیان زبان اُردو اس رسالہ کی قدر و قیمت سمجھینگے ۔ اس رسالہ کی عام قیمت مبلغ تین روپیہ سالانہ مگر طلباء سے صرف [illegible] لئے جاتے ہیں ۔ ملنے کا پتہ

محمد مرتضیٰ خاں عنبر صاحب مینجر ادب پٹیالہ ہے ۔

مرقع دربار

یہ نظم ۱۹۱۱ء کے دربار دہلی کے موقع پر ملک معظم کنگ جارج کے حضور شرف قبولیت حاصل کر کے پبلک کے واسطے شائع ہوئی ہے ۔ شاعر خوش بیان جناب عبد الکریم خانصاحب نے ایک نئے پیرایہ میں اور مختصر طرز میں دہلی کی ساری ہسٹری چند ابیات میں بند کر دی ہے جو قابل دید اور دلچسپ ہے اخیر میں بادشاہ سے یونیورسٹی مانگی ہے اور دعا کی ہے ۔ قیمت کتاب اب [illegible] فی نسخہ معہ محصول ڈاک کر دی گئی ہے اور پھر نصف قیمت ترک مجروحین کے واسطے مقرر کی گئی ہے ۔ جس کے بعد مالک کتاب کو شاید اصل خرچ ہی حاصل ہو ۔ اس طرح اس کتاب کا خرید کرنا دو کام دیگا ۔ اپنا لطف اور مجروحین کی امداد کا ثواب ۔ کتاب کے ملنے کا پتہ یہ ہے :-

جناب محمد عبد الکریم خانصاحب موسیقی منزل حیدر آباد دکن

مکتوبات امام ربانی

حضرت خلیفۃ المسیح اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و آلہ مع التسلیم ۔ خدا تعالیٰ کے بڑے احسانات اور اس کے کرم اور غریب نوازی اور رحمت سے آجکل بہت بڑی رحمت کا ظہور یہ ہے کہ علمی جماعت کے لئے اول کاغذ کا میسر ہونا پھر مطابع کا ہونا اس پر محکمہ ڈاک اور تار اور ریلوے کا کارخانہ اس پر عام طور پر بانسبتاً آرام اور سلطنت کی توسیع کے بڑے بڑے

کلامِ امیر

بیاہ شادی پر روٹیاں

ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ شادی کے موقعہ پر جو برادری کو کھانا دیا جاتا ہے اور لڑکی والے بھی کھانا دیتے ہیں اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا انھیں بیجا خرچوں نے مسلمانوں کو تباہ کیا ہے۔ مسنون طریق یہ ہے اور قادیان میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ دولھا دلھن کے اکٹھا ہونیکے بعد لڑکے والے اپنے چند دوستونکو اپنی مقدرت کے مطابق کھانا کھلاویں۔

دوستانہ ہدیہ

ایک شخص نے دریافت کیا کہ دیوالی وغیرہ پر ہندو صاحبان کچھ مٹھائی مسلمانوں کے درمیان بھی تقسیم کرتے ہیں اس کا لینا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا دوستانہ ہدیہ کے لینے میں ہرج نہیں ؏

لڑکیوں کو ورثہ

ایک شخص نے دریافت کیا کہ بعض لوگ لڑکیوں کو شادی کے وقت کوئی بھینس یا گائے یا کپڑے دیتے ہیں کیا یہ جائز ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ جو مرضی ہو دو۔ لوگ لڑکیوں کو جائداد کا ورثہ تو دیتے نہیں۔ یہی سہی۔

عیسائیوں کا کھانا

ایک شخص نے دریافت کیا کہ چوہڑے جو عیسائی ہو جاتے ہیں ان کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ حلال طیب چیزوں کا ان کے ساتھ مل کر کھانے میں ڈر نہیں۔

مسائل عقیقہ و ختنہ

ایک صاحب کے دریافت کرنے پر کہ عقیقہ اور ختنہ کے مسائل کس کتاب میں پائے جاتے ہیں ؏ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ مالا بد ر فارسی بلوغ المرام عربی۔ اکمل صاحب کی کتاب سنت احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک خط

مکرم معظم ...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' میں نے چند روز ہوئے آپ کو ایک طویل خط لکھا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے پہلے یا اس کے ساتھ آپ کو ملیگا۔ چکڑالوی صاحب کے اصول آپ سمجھے یا شیخ صاحب۔ میں نے تو بہت غور کیا عملی طور پر ان کے اصول دہریہ کے اصول سے زیادہ وقعت نہ پا سکے

جس بے ادبی سے یہ شخص حضرت نبی کریم اور عمرؓ کو یاد کرتا ہے آپ لوگوں کا دل گردہ سُن سکتا ہے۔ الحمد للہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر کی والحمد للہ رب العالمین۔ الحمد للہ الکریم

آپ ہماری باتوں کو آہستہ آہستہ مان رہے ہیں یل ہوا چکڑالوی خیالات

آپ نورالدین کا کہا مان لیں۔ قادیان کو آجائیں۔ سیاسی حالت کو تم چند روز ترک کردو۔ یا یوں کرو سوچتے رہو لو میں بادشاہ بنا ہوں۔ تم میرے فوجی ملازم ہو۔ روپیہ یا آنریری آپ کو اختیار ہے۔ فتوحات کا دروازہ کھل جائے تو آجاؤ مصر کو چھوڑ دو ظہر الفساد فی البر والبحر کے معنی میں لکھا ہے البحر کے معنی مصر ہیں۔ آپ وطن قادیان بنائیں یہ ہے ہمارا مشورہ۔ بادشاہ مالوفیہ ہے ہمارا حکم چٹ پٹ تعمیل کرو۔ ہم مصر سے تو زیادہ آزاد ہیں۔ ہند عمدہ ملک ہے۔ ہم تم کو انشاء اللہ قرآن کریم۔ انشاء اللہ جلد انشاء اللہ صحیح پڑھا دینگے۔ نورالدین جیسا قرآن پڑھانے والا مصر و استنبول و شام میں ٹٹولو اور ضرور جواب لو۔ تو ہم دعا کرینگے انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ آؤ دعا کراؤ قادیان جلد پہنچو۔ ہمارے پاس استنبول کے تعلقات کا ذریعہ نہیں نہ کوئی درس نہ کتاب روپیہ میں دونگا آپ دو کان نکالیں۔ روس شام مصر سے کتابیں منگوائیں منافع تم کو ہی دونگا

نورالدین۔ ۲۰ ربیع الثانی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے تین خط خواجہ صاحب کے نام

نمبر ۱

خواجہ عزیز اگر لنڈن میں عورتوں کی حکومت ہے تو ایک بات بتائیں کہ جو مرد عورتوں کو آباد نہیں کرتے اور خرچ بھی نہیں دیتے نہ حسن سلوک ہے ان کے لئے لنڈن میں کیا قانون ہے؟ لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ اور وعاشروھن بالمعروف۔ ولھن مثل الذی علیھن پر قانون نے کیا توجہ کی ہے؟

یہاں ہزارہا عورتیں بے خانماں ہیں۔ نہ قانون طلاق دے اور نہ آباد کرے۔ کیا کیا جاوے۔ قرآن کی حکومت ہو تو الگ کیا جاوے۔ مثنوی اور اس کی شرح۔ اور تصوف کی عمدہ کتاب فتوح الغیب مرسل ہے نفع اٹھاویں۔ مجھے بہرحال قرآن پسند ہے جس پہلو کو دیکھوں ع

زپائے تا بسرش ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

خواجہ! وہاں کوئی مذہب و خیال ایسا نہیں جو اسلام کو جیتے یا قرآن کو نابود کر سکے۔ ہاں دلربا ہیں اور لذۃ للشاربین ہیں، جو نوجوانوں پر خطرناک حملہ آور ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو محفوظ رکھے۔ وہ دلدادہ تصوف کے کیا ہو نگے رانڈن فتح بلدان کے متوالے ہیں اور بس کتابوں کا میں تو متوالا تھا۔ آپ نے مجھ سے کتابیں طلب کیں اب میں آپ سے کیا طلب کروں۔ یہی کہ قرآن کریم پڑھو اور اُسے خوب سمجھو اور دوسرے کو سمجھاؤ۔ خود اسپر عمل کرو۔ کم سے کم سورہ البقر کو بار بار پڑھو والسلام

نورالدین

نمبر ۲

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ایک تعجب انگیز مکرمت نامہ مجھے ملگیا......

خواجہ لنڈن کے طبائع جدت پسند ہیں۔ جدید امور کے دلدادہ ہیں۔ آپ وکیل ہیں۔ اور اب تو جیسے میں چاہتا ہوں بیرسٹر اور اس سے بھی اوپر آپ کوئی ڈگری حاصل کر کے اللہ کرے آپ آویں۔ آمین یارب العالمین۔ آپ سے مباحثہ کروں غلطی ہے۔ میں نے نورالدین نام کتاب میں لکھا تھا۔ دھرمپال بہت دن آریہ نہ رہیگا کیونکہ اس کی طبیعت جدت پسند ہے۔ آخر اب وہ ویدوں سے دست بردار ہو گیا۔ دیانند کا جانی دشمن ہو ان کی جدت پسندی نے ان کو ملکوں کا فاتح بنایا۔ اب چین قسطنطنیہ شام باقی ہیں۔ چین کا پریسیڈنٹ مسیحی ہے اور شام مسیحیوں سے پڑ ہے اور قسطنطنیہ کی حالت مذبوحی ہے وعند اللہ عاقبۃ الامور وھو یرث الارض ومن علیہا وھو یورث من یشاء آپ کالج میں داخل ہوں اور لا الٰہ الا اللہ کی تعلیم اور محمد رسول اللہ اور کلمات اذان کی تعلیم دیں۔ حضرت مرزا کوئی انگریزی داں نہ تھے مگر بہت انگریزی داں آپ کی بیعت میں داخل ہوئے۔ قادر الکلامی نعمت ہے فضل ہے مگر اثر ڈالنا اس کو مفید کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے والسلام

نورالدین

عمر خیام حافظ نے کونسی جماعت بنائی - یہ چند روزہ جوش قابل قدر نہیں - تمام جہان ایک تعلیم کا پابند نہیں ہو سکتا - اور نہ ہوگا - مختلف طبائع اور دوزی جوش میں کچھ کر لیتے ہیں - پھر اور خیال میں غرق ہو جاتے ہیں - آپ انبیاء کی طرز پر چلو - اس میں برکت ہوگی - تصوف لسانی اور قولی بات کا نام نہیں وہ ایک فعلی امر ہے - مثنوی کی شرح بھیجتا ہوں - مثنوی میں ایک باب باندھا ہے جس کی یہ سرخی ہے - اس پر غور کرو - اور خوب غور کرو - آپ کو واضح ہو جائیگا - مثنوی تصوف کی کتاب نہیں علم کلام کی کتاب ہے - مخالفین کتاب و سنت کے ساتھ مباحثہ ہے - مسیح اللہ یا ابن اللہ اور کفارہ دو مسئلہ ہیں جن پر ہم کو مسیحی لوگوں سے مباحثہ ہے اور بس ۰

نمبر ۳ | عزیز حفظک اللہ وسلم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فرحت نامہ پہنچا - جزاک اللہ احسن الجزا - لندن ایسا شہر نہیں کہ وہاں کا مذہب اسلام کے مذہب سے مقابلہ کرے ہاں وہاں شراب اور نوجوان عورتیں زبردست نوجوانوں پر خطرناک حملہ کر سکتی ہیں - ولا عصمۃ الا لمن عصمہ اللہ اور جسطرح مذہب اور تقویٰ پر حملہ کرتی ہیں - اسی طرح مال پر بھی حملہ ہوتا ہے - اللہ تعالیٰ تم کو معاملہ کی توفیق دے اور کامیاب واپس لا دے - جمعہ مبارک ہو والسلام

دعاگو نورالدین ۵ - نومبر ۱۹۱۲ء

ریویو کتاب لاجواب

واضح ہو کہ لاجواب نے مسیحی بحث کا خاتمہ کر دیا ہے - اس میں وہ جواب دئے گئے ہیں جو اب تک کسی کو نہیں سو جھے تھے - انجیل ہی سے یہ بھی دکھایا ہے کہ جو مسیحی مذہب قبول نہ کرے وہاں کے انسان حیوان کو مار ڈالا جائے - پھر یہ اعتراض مسیحیوں نے اسلام پر نہیں کیا بلکہ اپنے ہی مذہب پر کیا ہے - مذہب کی ترقی کے لئے جھوٹھ بولنے کی تعلیم دی ہے جو مسیحی مسلمانوں پر تھوپا کرتے تھے مگر واضح ہو کہ اصل میں انجیل ہی اس کی بانی مبانی ہے اور پولوس رسول کے اعمالوں میں جھوٹھ و فریب کی تو انتہا نہیں - پھر انجیل کی ایک آیت پیش کی گئی ہے جس سے نبوت پیغمبر اسلام اور بھی محکم و مضبوط طرح سے ثابت ہو گئی ہے اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ جو انجیل حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی تھی وہ بھی قرآن شریف میں شامل ہے اور قرآن شریف کا کلام خدا ہونا پایہ ثبوت کو زیادہ احسن طریق سے پہنچگیا اور اس آیت سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ نہ یہ انجیلیں خدا کیطرف سے ہیں اور نہ اُن کے رسول مرسل من اللہ اور یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ مصنفان اناجیل جو موجد مذہب عیسوی ہیں وہ حضرت عیسیٰ کے حواریوں میں ایک بھی نہیں - غرضیکہ اسلام کی صداقت بھی زیادہ تر اناجیل سے دکھا دی ہے - اور مسیحی مذہب کی بطالت بھی انجیل ہی سے روشن کر دی ہے - ایسی کہ پادری صاحبان کو انکار کی گنجائش نہیں - علاوہ اس کے اور بہت سے الجھے مسائل کی لاجواب نے تردید کی ہے کہ جنکا آجتک کسیکو خیال نہ تھا - مثلاً یہوداہ اسکریوطی کی نسبت انجیل کہتی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کے دوران مقدمہ ہی میں خودکشی کر کے مر چکا تھا - اور پھر انجیل ہی حضرت عیسیٰ کے بعد اُس کے زندہ رہنے کے ہزاروں گواہ پیش کرتی ہے - اور جو پیشگوئیاں اُس پر چسپاں کی جاتی تھیں وہ سب غلط ہو گئیں ۰

یہ بھی لاجواب نے ثابت کر دیا ہے کہ مسیحی مذہب یونانیوں کی من گھڑت ایجاد ہے - اسکو حضرت عیسیٰ اور اُس کے حواریوں سے کوئی تعلق نہیں - اس کتاب لاجواب کا ہر طبقہ اسلام کو مطالعہ کرنا ضروری ہے - قرآن شریف مترجموں کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے - مفسرین کو اس کا دیکھنا نہایت مفید ہے - اور بحث کرنیوالے اس کے دو دو فقروں سے مسیحیوں کا مُنہ بند کر سکتے ہیں - مسیحی اگر انصاف پسند ہیں تو اس کتاب کو مدرسہ علم الٰہی میں داخل کریں - کیونکہ جب مسیحی کے سامنے اس کا کوئی مسئلہ بیان کیا تو وہ ہکا بکا رہجاتا ہے - اور مسیحیوں کو ہم بڑے دعوے سے نوٹس دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ مسیحی مذہب کی کونسی بنیاد واقع رہگئی ہے جو انجیل نے اُکھاڑ نہیں ڈالی - اگر اُن کو اپنے مذہب کی حمیت ہے تو وہ ہمارے نوٹس کی طرف ضرور توجہ کرینگے - خاصکر پادری احمد شاہ جنہوں نے مصنف لاجواب کو واسطے تحریر لاجواب کے آمادہ کیا تھا اور جس کو اب ہم بطور اپیل بخدمت پادری صاحبان پیش کرتے ہیں کہ یا تو پادری احمد شاہ جو اپنے پرچہ الحق کانپور کی پیشانی پر پانچویں شرط لکھ رہے ہیں کہ اہل اسلام کے اعتراضوں کا خاص طور سے جواب دیا جاویگا - اس شرط کو باقاعدہ واپس لیں مگر ہم یہ بھی کہے دیتے ہیں کہ اُن کے پاس کوئی جواب نہیں وہ جواب دینے میں اپنی زور آزمائی کر چکے ہیں جس سے اُن کا عجز ظاہر ہے جو لاجواب کے باب آٹھ میں درج ہے ۰

المشتہر شیخ غلام احمد - جالندھر حویلی حسن علی

خواجہ صاحب کا خط بنام حضرت خلیفۃ المسیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بحضرہ والا مخدوم و مطاع مرشد و مولا سلمہ اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

پچھلی دفعہ عرض کیا تھا کہ میگزین نکالنے کا ارادہ ہے البتہ امداد کی ضرورت ہے -

میں اب بھی متعدد ماہ کا گذارہ محض فضل باری سے اپنی ذات کا اور وابستگان کا کر سکتا ہوں - البتہ رسالہ کا بوجھ اُٹھانا میری موجودہ ہمت سے زیادہ ہے حضور کی دعا اور توجہ کی احتیاج ہے -

میں جب کیمبرج گیا تھا تو وہاں پروفیسر براون سے ملا یہ ایک مستشرق فاضل ہے اور اسلام کے بہت نزدیک ہے - واللہ اعلم بالصواب - میں نے اُسے کہا تھا کہ وہ مضامین رسالہ میں کبھی کبھی لکھے - یہ لوگ یہاں کے لوگوں کی دلچسپی کا موجب ہوتے ہیں اُس کا مضمون آیا ہے وہ درج کر دیا ہے - اس کے آخر میں پروفیسر براون یورپ کی ان کوششوں کی طرف جو خلاف اسلام ہیں حوالہ دیکر لیطفئوا نور اللہ .... والی آیت لکھتا ہے اُس نے جو چٹھی ہمراہ بھیجی ہے وہ حضور کے مطالعہ اشرف کے لیے بھیجتا ہوں اُس کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی بحروف عربی ہے -

میں نے کسی گذشتہ عریضہ میں عرض کیا تھا کہ میں غلبت الروم والی پیشگوئی پر مفصل لکھونگا - چنانچہ اُسے ایک خط بنام ترکاں کی شکل میں لکھا ہے - اگر جمعہ کے تین بجے تک پریس سے آگیا تو انگریزی میں حضور کی خدمت میں پہنچیگا اُس کا ترجمہ اُردو کر کے ارسال خدمت ہے اس کا ترجمہ عربی ہو چکا ہے اور ترکی میں ہو رہا ہے انگریزی چٹھی تو کل یورپ کے فرمانرویان کے نام کل عمائد یورپ کے نام اور امریکہ میں بھیجی جائیگی اور ترکی قسطنطنیہ میں عربی مصر میں -

اس کے متعلق جماعت کو جو دعا کے لئے لکھا ہے وہ مفتی صاحب خدمت اقدس میں پیش کرینگے۔

دعا　دعا　دعا

خاکسار کمال الدین

"نقل چٹھی برون بلفظہ"

روز جمعہ ۷۔ شباط ۱۹۱۳ء

مزوڈ کیمبرج

فدایت شوم۔ آنچہ از مخلصی خواستہ بودید باوجود کثرت موانع نوشتہ ام وبشما ارسال میدارم۔ امیدوارم کہ مقبول افتد۔ زودتر ازیں نتوانستم اتمامش بکنم ضمناً مقالہ دیگرے کہ اخیراً در خصوص ایران نوشتہ بودم تقدیم مینمائم تا ملاحظہ شود باقی السلام دا بام عزت وجلالت مستدام وبکام باد مخلص حقیقی

ادوارد برون

دعا۔ دعا۔ دعا

کمال الدین

کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر صاحب وطن

خواجہ صاحب کا کمال اور وطن کا ملال

جناب من آپ مجھے اجازت دینگے کہ میں آپ کے ان ریمارکس پر اظہار افسوس کروں جو آپ نے خواجہ صاحب کی اطلاعی چٹھی پر ۵۔ فروری ۱۹۱۳ء کے روزانہ میں کئے ہیں

کیا ہم اتنی سی بات پر کہ شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹر نے (جو نہ تو مذہبی آدمی ہیں نہ اس نیت سے انگلستان گئے تھے) کہ دیا ہے "اشاعت مذہب کے لئے ابھی مطلق اس سرزمین میں مطلق گنجائش نہیں" اپنی ہمتوں کو پست کردیں اور اپنے اس فریضہ سے غافل ہوجائیں جو امر بالمعروف نہی عن المنکر اور خیار یعنی اسلام کیطرف بلانے کا خدا نے ہمارے ذمہ لگایا ہے۔ ہمارا کام لوگوں کو زبردستی مسلمان بنانا نہیں۔ ہمارا کام خدا کا پیغام پہنچانا ہے ہم تو انبیاء کے غلام ہیں انبیاء علیہم السلام کا بھی یہ فرض نہیں کہ وہ مسلمان بناویں بلکہ ان سب کے سردار حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ارشاد ہوتا ہے لیس علیك هداهم اور فرماتا ہے وما علی الرسول الا البلاغ المبین۔ پس خواجہ صاحب اگر دو سال بھی لنڈن میں گذاریں اور ایک شخص بھی ان کے ہاتھ پر اسلام نہ لائے تو اس میں ان کی ہتک نہیں۔ ان پر کوئی الزام نہیں اور نہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انھوں نے اپنا وقت یا روپیہ ضائع کردیا۔ کیونکہ خواجہ صاحب کا کام صرف یہ تھا اور ہے کہ وہ خدا کا آخری پیغام ان لوگوں کو سنا دیں۔

آپ پر مخفی نہیں کہ وہ زبردست شخصیت اور روحانیت وہ خاتم کمالات انسانیت۔ خاتم کمالات نبوت جسے میں اپنے عقیدہ کے مطابق مظہر الوہیت یقین کرتا ہوں جب وہ طائف میں گئے تو پتھر کھا کر زخمی ہوکر واپس آئے جب اولین وآخرین کے سردار کی یہ حالت ہے تو اس کے غلام کا ادنی غلام کس شمار وقطار میں ہے جو آپ اس پر گردآوری کی پھبتی اڑاتے ہیں۔

سُنئے جس سرزمین میں نہر لیجانی ہو وہاں پہلے سروے ضرور کرنی پڑتی ہے۔ قادیان میں ایک چشمہ ہدیٰ پھوٹا ہے جس کا سوتا بیت العتیق کے زمزم سے ملتا ہے یہاں سے ایک نہر لنڈن تک جائیگی اور ضرور جائیگی لنڈن والے اس قدرتی ومصفی چشمے کی فی الحال قدر کریں یا نہ کریں کیونکہ وہ مصنوعی پانی (شراب) پینے کے عادی ہیں مگر ایک وقت آتا ہے کہ یہ لوگ اپنے امراض وعوارض سے مجبور ہوکر اپنے مشاغل ومعمولات چھوڑیں اور اس چشمے سے پانی پئیں۔ تمام دُنیا کی روحانی فتح احمد مرسل کے نام لیوؤں کے نام لکھدی گئی ہے۔ خواجہ صاحب کی غلطی ہے کہ وہ طوفان لامذہبی میں ایک کشتی (لائف بوٹ) ڈوبتوں کو بچانے کے لئے لے گئے ہیں۔ اور اب موجوں کے زور شور سے گھبرا کر اس کو سلامتی کی جودی پر پہنچانے کے لئے ان لوگوں سے مشورہ کرتے ہیں جو اپنا بیڑا اپنی غفلت وکوتاہی سے بحر اسود یا بحر ابیض میں ڈبو چکے ہیں۔ خواجہ صاحب کے لئے نوح وقت کی ہدایات کافی ہیں ڈان کی ماتحت چپوؤں کو مضبوط پکڑے رہیں اور اپنا کام کئے جائیں۔ سورہ یٰس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض بستیوں کی طرف تین تین رسول گئے ہیں (اذ ارسلنا الیهم اثنین فکذبوهما فعززنا بثالث) اور ان کی کسی نے نہ مانی۔ خواجہ بیچارہ تو اُمتی ہے اس کی نہ مانی گئی تو کیا مضائقہ اسکے اجر کے لئے یہ کافی ہے کہ جب خدا نے روپے دلا دیئے تو اس نے دین کی راہ میں لگا دیئے۔

المُرسل قادیان

مبارک

برادر غلام احمد صاحب سڑوعہ سے لکھتے ہیں:۔ ۹۔ مارچ ۱۹۱۳ء بعد نماز مغرب ممبران مقامی انجمن احمدیہ نے جمع ہوکر سید حشمت علی شاہ صاحب کی شادی کی خوشی میں ملکر کھانا کھایا شاہ صاحب کو مبارکباد دی۔ دولھا اور دُلھن کے واسطے دعا خیر کی گئی۔ بعدازاں اخویم حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کی کامیابی کے واسطے درد دل سے دعا کی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

مزارات اولیائے دہلی

سنہ ۱۹۰۵ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی تشریف لے گئے تو اس عاجز کو بھی حضور کی ہمرکابی کا فخر حاصل تھا دہلی میں اگرچہ پہلی سی مخالفت نہ تھی مگر لوگوں کو کچھ توجہ بھی نہ تھی۔ حضرت نے ایک دن فرمایا یہاں کے زندوں سے تو کچھ اُمید نہیں چلو مردوں ہی سے ملاقات کریں۔ یہ فرمایا اور بعض بزرگوں کی قبروں پر تشریف لے گئے اور فاتحہ پڑھا۔ دہلی ہندوستان کا پورانا صدر مقام ہے اور اب پھر دارالسلطنت ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آیا وہ اس واسطے بار بار صدر مقام بنتا ہے کہ وہاں بہت سے مقدس لوگوں نے اپنی مسکنت اختیار کی۔ یا مقدس لوگ وہاں اسواسطے جا پہنچے کہ صدر مقام میں صدر لوگ رہتے ہیں اور چاروں طرف سے لوگ وہاں آتے جاتے ہیں۔ ایسی جگہ پر حق کی اشاعت کا اثر سب طرف جلد پھیل جاتا ہے جیسا کہ حضرت خواجہ کمال نے لنڈن میں جا ڈیرا لگایا ہے بہرحال اس میں شک نہیں کہ دہلی بہت سے اولیاء اللہ اور بزرگوں اور نیک لوگوں کی خوابگاہ ہے اللهم اغفر لهم وارحمهم وارفع درجتهم فی الجنة العلیٰ۔ ان مزارات کی فہرست بمعہ ان کے مختصر حالات اور تاریخ کے وہیں کے ایک خاندانی عالم اور فن تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے صاحب جناب مولوی محمد عالم شاہ صاحب فریدی نے دو حصوں میں شائع کی ہے ہر دو حصے ۱۸×۲۲/۸ کے ۴۰ صفحات پر مشتمل ہیں اور قیمت ہر دو کی ۸ہ ہے جو بمقابلہ اس محنت کے جو کتاب کے دیکھنے سے ظاہر ہے کچھ نہیں۔ مزارات کے حالات کی ترتیب ان کے مقامات کے لحاظ سے اسطرح دی گئی کہ زائرین کو سہولت پیدا ہو اور وقت کم خرچ ہو۔ کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولف

نے خاص محبت کے جوش سے یہ کام کیا ہے اور ہر ایک قبر کی سراغ رسانی کے واسطے محنت شاقہ اُٹھائی ہے اور اس کی قدر دانی اسلامی پبلک پر ضروری ہے۔ اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ مولف موصوف نے ایک کتاب سوانح حضرت بابا فرید الدین شکر گنج علیہ الرحمۃ بھی لکھی ہے جس کا چھپنا دو سو درخواستوں کے آنے پر ملتوی رکھا ہے اس کتاب کے ملنے کا پتہ یہ ہے۔ "سید محمد عالم شاہ صاحب فریدی دہلوی۔ ترا ہا بیرام خاں - محلہ مفتی صاحب دہلی"

اولیاء اللہ کیساتھ مشترکہ سلوک

اس کتاب کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا داروں اور ظاہری عالموں نے ہمیشہ ہر زمانہ میں ہر ولی اللہ کی مخالفت کی پنجابی میں ایک مثل ہے "موئے بلے دیاں اکھیاں وڈا" جب تک یہ بزرگ زندہ تھے تھوڑوں نے ہی ان کو پہچانا اور مانا۔ مرنے کے بعد بڑے مزارات بننے لگے اور لمبے حالات لکھے جانے لگے حسّاد سب کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔ کسی پر فتوی کسی کا اخراج کسی کو مار کسی کا قتل۔ کسی کو قید اس مشترکہ سلوک سے اس زمانہ میں بہت بڑا حصہ حضرت مجدد وقت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پایا ہے۔ کہ اب تک کفر کے فتوے برابر نکل رہے ہیں۔ مگر خدا جسکو بڑھانا چاہے اُسے کون گھٹا سکتا ہے اور اللہ جسے دے اس سے کون چھین سکتا ہے۔

بحر الغرائب

اسمائے باریتعالی کے شروح اور خواص کی کتاب۔ ہر اسم کے معنی اور اُس کی تشریح اور اُس کے پڑھنے کی تعداد اور کن مطالب کے واسطے پڑھنا چاہیئے اور اُس کے نقش جیسا کہ عموماً ہند میں تعویذ لکھنے والے بنایا کرتے ہیں اس کتاب میں درج ہیں۔ اگر اسمائے الٰہی کو ہندوؤں کے جنتر منتر کی طرح بنایا جاوے تو یہ ایک بے فائدہ بات ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ اسمائے الٰہی کو سمجھنا ان میں تدبر کرنا اور پھر یقین کے ساتھ اور ایمان کے ساتھ اور اپنے عملی رنگ کے ساتھ انھیں پڑھتے ہوئے دعا مانگنا حکم اکسیر کا رکھتا ہے مثلاً اُس کتاب کے صفحہ ۱۱۷ میں لکھا ہے المغنی یعنی خدا تعالی ہر شخص اور ہر چیز سے ہر حال میں بے نیاز ہے۔ اہل حقیقت کہتے ہیں کہ جو احصاء اُس نام کا مطلوب ہو تو اول اعتقاد کرے کہ غنی مطلق خداوند تعالی ہے اور اُس کے سوائے سب محتاج اور فقیر ہیں اور لازم ہے کہ خلق خدا سے طمع نہ رکھے اور اپنی احتیاج کسی سے نہ کہے تا کہ ایزد غنی اُس کو خلق سے مستغنی فرمائے۔" غرض ایک فہیم عالم بعض فائدے کی باتیں اس کتاب سے لے سکتا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۸/ ہے اور ملنے کا پتہ دفتر اخبار نیّر اعظم مراد آباد ہے۔ ایک عجیب سبق جو اس کتاب سے ملتا ہے وہ یہ ہے کہ ہر اسم کے وظیفہ کے ساتھ اکل حلال کی شرط لگائی گئی ہے کہ انسان کا کھانا پینا اور کمائی حرام کی نہ ہو۔ ورنہ وظیفے بھی نہیں چلتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ہمیشہ اپنے خدام کو اس بات کی بڑی تاکید کرتے رہتے ہیں کہ اپنے روزگار میں پوری محنت کرو ÷ اور کچھ خیانت نہ کرو تا کہ تمھارا کھانا حلال ہو۔

افسول

ایک فرانسیسی ناول کا اردو ترجمہ ہے جس میں مصائب غدر ۵۷ء کے ایک پلاٹ کی تصویر عمدگی سے کھینچی گئی ہے۔ ایک سیاح فرانسیسی نے ہند میں کسی انگریز سے یہ واقعہ سُنا اور پھر وطن جا کر اُس پر ایک ناول لکھ مارا اس سے ظاہر ہے کہ اس میں مبالغہ آمیز اور خود آمیز کلام کہاں تک شامل ہو سکتا ہے اور مترجم نے دیباچہ میں شاعر کا قول برمحل نقل کیا ہے کہ ؎

فسانے اپنی محبت کے سچ ہیں پر کچھ کچھ
بڑھا بھی دیتے ہیں ہم زیب داستاں کیلئے

خیر ناول جو ہوا تو سارا سچ کس طرح ہو۔ بہر حال مترجم نے ترجمہ ایسا عمدہ کیا ہے کہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا۔ اور ایک جنگلی سنیرہ کی وفاداری اور برادرانہ محبت کی جاں بازی اس قصہ کے دلکش سبق ہیں قیمت کتاب پر درج نہیں کوئی ۸/ رہو گی ملنے کا پتہ بکڈپو نیّر اعظم - مراد آباد (رُکوہیلکھنڈ)

رسید زر

۴- فروری سنہ ۱۹۱۳ء

میاں نظام الدین صاحب نمبر ۱۶۸۸ — عہ/۱۰
میاں نذیر حسین صاحب نمبر ۱۷۰۶ — للعہ/۲
محمد امین صاحب سوداگر چرم نمبر ۲۲۲۹ — صہ/
مرزا محمد بیگ صاحب نمبر ۲۴۴۴ — سے/
مولوی بقا محمد صاحب نمبر ۲۴۴۸ — للعہ/۲
محمد حسین بیگ صاحب نمبر ۲۶۲۹ — للعہ/
عبد الحکیم صاحب نمبر ۲۶۳۴ — عہ
چوہدری ضیاء الدین صاحب نمبر ۲۶۶۴ — عہ/۸
مولوی نجم دین صاحب نمبر ۲۶۹۶ — عہ/۸
میاں عبد الغفور صاحب نمبر ۲۸۱۰ — عہ/
عبد القادر صاحب نمبر ۲۸۴۵ — للعہ
میاں نظام الدین صاحب نمبر ۲۸۵۴ — عہ/۸
ایم عمر خاں صاحب نمبر ۲۸۷۶ — للعہ
منشی عبد العزیز صاحب نمبر ۲۹۰۸ — للعہ
حاجی عبد اللہ خاں صاحب نمبر ۲۹۱۵ — للعہ
مولوی غلام رسول صاحب نمبر ۲۸۸۷ — للعہ

۶- فروری سنہ ۱۹۱۳ء

حافظ غلام رسول صاحب نمبر ۱۴۵ — للعہ/۶
میاں جلال دین صاحب نمبر ۲۱۲ — سے/
مولوی جان محمد صاحب نمبر ۱۲۶۷ — للعہ/
بابو وزیر محمد صاحب نمبر ۱۵۶۷ — عہ/۸
میاں معراج الدین صاحب نمبر ۱۶۹۹ — عہ/۸
منشی قائم علی صاحب نمبر ۲۰۷۸ — عہ/۸
منشی فرزند علی صاحب نمبر ۲۱۰۴ — للعہ/
غلام محمد صاحب نمبر ۲۱۲۸ — عہ/۲
ڈاکٹر محمد دین صاحب نمبر ۲۱۷۶/۱۸۴ — للعہ/۲
ڈاکٹر محمد دین صاحب نمبر ۲۲۵۱ — للعہ
مرزا رسول بیگ صاحب نمبر ۲۲۷۲ — عہ/
بابو قاسم علی صاحب نمبر ۲۳۷۸ — سے
منشی اعجاز حسین صاحب نمبر ۲۴۷۵ — عہ/۸
سکرٹری انجمن احمدیہ نمبر ۲۵۲۹ — للعہ/
محمد اسمعیل و عبد الرحیم صاحبان نمبر ۲۵۷۴ — عہ/۸
مرزا ظہور علی بیگ صاحب نمبر ۲۶۰۷ — عہ/۱۰
مرزا حاکم بیگ صاحب نمبر ۲۷۶۰ — عہ/۴
بابو نظام الدین صاحب نمبر ۲۷۸۴ — للعہ/
بابو فضل قادر صاحب نمبر ۲۷۹۰ — للعہ/
امیر الدین صاحب نمبر ۲۸۴۲ — للعہ/
منشی محمد عظیم صاحب نمبر ۲۸۴۳ — للعہ/
حافظ محمد سعد اللہ خاں صاحب نمبر ۲۸۹۸ — للعہ/
غلام احمد صاحب نمبر ۲۹۳۱ — للعہ/
عالم دین صاحب نمبر ۲۹۳۹ — للعہ

۷- فروری سنہ ۱۹۱۳ء

میاں غلام محمد صاحب نمبر ۳۳۲ — للعہ/۶

تبلیغ

تبلیغ کے معنے ہیں پہنچا دینا اور اسلامی اصطلاح میں اس کا مطلب ہے۔ اسلام کو اُن لوگوں میں پہنچا دینا جنھوں نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا۔ یہ لفظ عام ہے اور ہر مذہب کو حق حاصل ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے انھیں معنوں میں استعمال کرے۔ ہم بھی اپنے مضمون میں جہاں اس کے ساتھ کسی مذہب کا ذکر کر دینگے۔ وہاں اُس مذہب ہی کی تبلیغ کے معنے ہونگے اور جہاں تبلیغ مطلق لکھی جائے گی اُس جگہ تبلیغ اسلام مُراد ہوگی +

یہ ظاہر بات ہے کہ انسان اپنی قوتوں کو ٹھیک اور برمحل استعمال کرنے کے لئے اپنے سے بڑوں اور تجربہ کاروں کے تجربات اور معلومات سے سبق لینے کا محتاج ہے جتنی جسمانی قوتیں انسان میں آج تک دریافت ہو کر کام میں لانے کے قابل پائی جاتی ہیں وہ سب کی سب اسی قانون کے ماتحت ہیں اور تجربہ کاروں کے تجربوں اور عالموں کی معلومات سے تقریری اور تحریری اور عملی سبق لینی اور عبرت حاصل کرتی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ لوگ ان کوششوں میں بہت سرگردان ہو رہے ہیں اور بڑی بڑی محنتوں سے تجارب اور معلومات میں ترقی کر رہے ہیں لیکن وہ آپ بالاتفاق معترف ہیں کہ ابھی تک سب کچھ ناقص ہی پڑا ہے۔ تکمیل کو نہیں پہنچا۔ اس نئے دُنیا کو ترقی کرنے اور معلومات کو بڑھانے سے ابھی تک فرصت نہیں ملی۔ اور نہ ہی اس سے آیندہ کبھی فرصت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ انسان کی قوتوں میں لاانتہا ترقی کرنے کے خواص ہیں اور ہر ایک ترقی کرنے والا جب اپنے خیال میں کسی نقطہ انتہائی پر پہنچتا ہے اور وہاں کھڑا ہو کر آگے کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھتا ہے تو اُس کو فوراً ہی یہ بات کھلتی پڑتی ہے کہ ابھی آگے بہت میدان پڑا ہوا ہے +

انسان کو اللہ تعالےٰ نے دو قسم کی طاقتیں دی ہیں ایک تو جسمانی طاقتیں ہیں اور دوسری روحانی دونوں قسموں کی طاقتیں ترقی پذیر ہیں۔ لیکن ان کی ہدایت اور ترقی ٹھیک طور سے حقیقی صانع کے علم عطا کرنے سے ہو سکتی ہے۔ جسمانی طاقتوں کی ترقی اور اُن کا تنزل عالم محسوسات میں ہوتے ہیں۔ اور اُن کے نشو و نما کے طریقوں کو انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے اور اُن کے نتائج کو محسوس کر سکتا ہے لیکن رُوحانی طاقتیں عالم محسوسات میں دکھائی نہیں دیتیں۔ ان دو تو قسموں کی ترقیوں کیلئے صانع حقیقی کیطرف رہنمائی کی ضرورت ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ایک مکمل ہادی حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے وجود میں مبعوث فرماکر اور اس کو تمام روحانی اور جسمانی قوائے انسانی کی ترقیات لامتناہیہ کے لئے رہنمائی کرنے کے پورے اوصاف دئیے۔ اور ایک ایسی کتاب دی جس میں انسان کی تمام قوتوں کو ترقیات کے کمال اور معراج پر پہنچانے کی صراط مستقیم دکھائی گئی۔ اور ایک ایسا دین دیا جو نوع انسان کی ہر قوت اور طاقت کو درست طور پر کام میں لگانے اور ترقی دینے کے لئے صرف ایک ہی مستقیم اور صحیح راستہ ہے +

یہ دین جس کا نام اسلام ہے نوع انسان کی دینی اور دنیوی بہبودی کے لئے ہر قسم کی برکتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور انسان کو باوجود مشاغل و مصروفیت کاروبار دُنیا تحت الثریٰ سے اُٹھا کر عرش بریں تک پہنچا دیتا ہے اور اُس کی رہنمائی کر کے خدا سے ملا دیتا ہے۔ اس میں وہ تمام ضرورتیں اور خوبیاں بھری ہوئی ہیں جو تمام دُنیا کے نوع انسان کی زندگیوں کے ہر شعبے میں اُن کی بہبودی اور ترقی اور فلاح دارین کا ذریعہ ہیں یہی ایک دین ہے جو انسان کو تمام گناہوں اور بدیوں اور نقصان پہنچانے والی چیزوں اور مصیبتوں اور دُکھوں سے بچاتا اور نجات دیتا ہے۔ اور ہر قسم کی ابتری اور تباہی سے محفوظ رکھتا ہے۔ دُنیا میں صلح اور امن کو پھیلاتا اور قائم کرتا ہے۔ اسلام کا یہ بھی خاصہ ہے کہ دُنیا کے کسی ملک اور کسی طبقہ سوسائٹی اور کسی آب و ہوا کے سامنے شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ عالمگیر ہدایت کے جوہر اپنے اندر رکھتا ہے۔ اسی لئے اس کا لانے والا رحمۃ **للعالمین** ہے۔ اور یہ الیوم اکملت لکم دینکم کا منطوق ہے +

اللہ تعالےٰ نے آنحضرت سرور کائنات صلعم کو تمام دنیا کے لئے نبوت اور ہدایت کے سریر پر جلوہ افروز فرماکر اُسے اپنی رضامندی کا کامل اسوہ بنایا اور اپنی محبت کے لئے اُس کی اتباع ایک وسیلہ ٹھیرایا۔ چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اس آیت شریفہ سے واضح ہوتا ہے کہ انسان اپنے دعوے محبت بخدا میں اُسوقت سچا ثابت ہو سکتا ہے جب حضور سرور کائنات صلعم کی کامل اتباع کر کے ان کے رنگ میں اپنے آپ کو پوری طرح رنگ لے۔ اور جب اپنی اتباع کی تکمیل کا اپنے عمل سے اللہ تعالےٰ کے حضور میں ثبوت دیدے تو اُس سے اللہ تعالیٰ بھی محبت کرتا ہے۔ گویا محبت الٰہیہ کا جاذب نسخہ صرف حضور سرورِ کائنات صلعم کی اتباع میں ملفوف ہے +

یہ آیت ایک اصل ہے جس سے اسلام کی تعلیم کا نتیجہ اور نچوڑ نظر آتا ہے۔ انسان کا خدا سے تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ پہلے محبت ہوتی ہے انسان کو خدا کے حضور میں محبت کے ذریعہ سے رسائی ہوتی ہے۔ اور محبت ایک ایسی چیز ہے جو دل محبوب میں اپنی برقی تاثیرات سے گھر کر کے اور اسکی محبت کو محرک کر کے اپنی طرف جذب کرتی ہے۔ انسان کی فطرت محسن حقیقی کے احسانات کی معترف ہے۔ لیکن جب وہ اس کی طرف بڑھنے کے لئے قدم اُٹھاتا ہے تو اُسکی محرک اس محسن کی محبت ہوتی ہے۔ لیکن انسان کی خدا سے محبت کیا ہے؟ وہ صرف اس کے حبیب محمد مصطفےٰ صلعم کی اتباع کامل ہے۔ اُن کی اتباع اللہ تعالےٰ سے محبت کی مترادف ہی نہیں۔ بلکہ اگر یہ ایک ہی چیز کے دو نام کہے جائیں تو بے جا نہیں ہوتا۔ انسان جب تک اپنی عملی زندگی میں حضور صلعم کی اتباع سے اپنی محبت کا کامل اظہار خدا تعالےٰ کے حضور میں نہیں کرتا اسوقت تک اللہ تعالےٰ کی محبت اُسکے لئے حرکت نہیں کرتی۔ خدائی محبت کی جاذب صرف اتباع محمد مصطفےٰ صلعم ہے +

اتباع کی حقیقت کا سمجھنا آسان بھی ہے اور مشکل بھی ہے۔ قرآن شریف میں جسقدر اوامر آئے ہیں اُن پر عمل کرنا اور نواہی سے بچنا اور قرآنی عقائد کو قائم

کرنا اتباع کی ایک شاخ ہے۔ لیکن جب اس ترتیب کے مکتب سے پاس ہو کر انسان آگے بڑھتا ہے تو اس کے لئے اتباع کے کام کا ایک بڑا وسیع میدان سامنے آجاتا ہے۔ وہ میدان تبلیغ ہے۔ تبلیغ حضرت سرور کائنات صلعم کی اتباع کی تکمیل ہے۔ کیونکہ اتباع سے مراد تو حضور صلعم کے حکم پر چلنے اور آپکی عملی زندگی کی نقل کو اپنی عملی زندگی پر پورے طور سے حکمران کرنا ہے۔ حضور نے سب سے بڑا کام جو اپنی عمل سے دکھایا وہ تبلیغ تھی۔ اور انسان کے کرم نفس اور ہمدردی نوع اور علو اخلاق فاضلہ کا یہ تقاضا ہے کہ اپنی نوع کی بھلائی کے لئے جو خیر اُسکو ملی پہنچائے۔ چنانچہ آنحضور صلعم کو بہترین خیر اسلام ملا تھا۔ یہ ایک ایسی چیز تھی کہ جس سے بہتر کوئی اور چیز دنیا میں نہ تھی۔ مال و دولت اور دُنیا کی دوسری اشیاء چند روزہ ہوتی ہیں اور اُن کے فائدے محدود اور چند روزہ ہوتے ہیں۔ لیکن اس نعمت کے فائدے بے انتہاء اور مستقل ہیں۔ اسکے فوائد سے لوگوں کو آگاہ کرنے اور اسکی تبلیغ کرنے کا کام نہایت دردمندی اور اخلاص سے شروع کیا +

تبلیغ ایک نہایت ضروری کام ہے یہ اخلاق کو سنوارنے کی ایک اعلیٰ کلید ہے۔ کیونکہ انسان جب دوسروں کو نیک نیتی اور محبت خدا سے نیکی کا وعظ کرتا ہے تو اسکے ساتھ ہی اُسکی اپنی حالت پر بھی ریویو ہوتا جاتا ہے اور اُس کو اپنے نقصوں سے اطلاع ہو جاتی ہے اور وہ اُن کے دُور کرنے کی فکر میں لگ جاتا ہے۔ بعض دفعہ لوگوں کی نکتہ چینیاں اس کے لئے کندن کا کام کرتی ہیں۔ وہ لوگ جو ریاکاری اور طمع نفسانی کے لئے وعظ و تبلیغ کرتے ہیں اُن کو یہ منصب حاصل نہیں ہوتا۔ **دوسرا** فائدہ تبلیغ کا یہ ہے کہ وہ تمام انعام اور اکرام جو اعمال حسنہ کے عوض میں کتاب الٰہی میں وعدہ کئے گئے ہیں۔ وہ یکجائی اور مجموعی طور پر تبلیغ کرنے والوں کو عطا کئے جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک تبلیغ سب سے پیارا کام ہے۔ اور جو عزت ایک مخلص مبلغ کی اُسکے ہاں ہوتی ہے۔ وہ دوسروں کو نصیب نہیں۔ تبلیغ کے مجاہدے پر چڑھنے والا خدا کی حمایت کے سائے میں چلتا ہے اور اُسی کا مہمان ہوتا ہے۔ خدائے تعالےٰ اسے اپنا مقرب بنا لیتا ہے اور اُسکی دعاؤں کو جلدی سُنتا اور اُسکی ہر میدان میں نصرت کرتا اور اُس کو فتح دیتا ہے اس کے دل میں خاص طاقت اور قوت دیتا ہے اور آخر کار اپنی مخلوق کی قسمت اُسکے تصرف میں کر دیتا ہے تبلیغ کے کام میں لگ جانے والے کے تمام کاموں کا اللہ تعالےٰ خود متکفل ہو جاتا ہے اور اُسکے ہر کام کا آپ وکیل بنجاتا ہے۔ جتنی نعمتیں اور کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے دُنیا میں انسانی طبائع متقاضی ہوتی ہیں۔ وہ سب تبلیغ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے اپنے موقع پر عطاء کر دیتا ہے اور اُس کو دُنیا کے تمام دوسرے لوگوں پر فائق اور غالب کر دیتا ہے۔ اس کو لمبی عمر دیجاتی ہے +

تبلیغ سے نہ صرف اسی قدر فائدے متصور ہیں بلکہ اس کے ذریعے سے سلطنتوں کو تقویت پہنچتی ہے اور اُسکے ساتھ ہمدردوں اور حامیوں کی جماعتیں بے دام کھڑی ہو جاتی ہیں۔ قومیت کا شیرازہ زیادہ مضبوط اور وسیع ہو جاتا ہے اور نیکوکاری اور حسن اخلاق شائع ہو کر مخلوق خدا میں امن و امان اور صلحکاری اور محبت پھیلجاتی ہے۔ تجارت اور حرفت میں ترقی ہوتی ہے اور ہمدردی کا دائرہ وسعت اختیار کرتا ہے۔ قوم کے رعب اور سیاست اور عظمت کا سکہ بیٹھ جاتا ہے +

تبلیغ کا کام اسلام نے محدود نہیں کیا بلکہ ہر ایک شخص جو آنحضرت صلعم کی اتباع کا دم بھرتا ہے اور آپ کے جھنڈے کے نیچے آکر مومن اور مسلم ہونے کا فخر رکھتا ہے اسی کے ذمہ تبلیغ کے کام میں حصہ لینے اور مدد دینے کا فرض نہایت اہم طور پر لگا ہوا ہے۔ مسلم بے تبلیغ درخت بے ثمر کی طرح ہوتا ہے جسکی حفاظت کی کوئی پرواہ نہیں کیجاتی +

حضرت سرور کائنات صلعم نے اسی تبلیغ کے لئے اتنی مصیبتیں اُٹھائیں۔ اگر اُن کو تبلیغ کرنا مقصود نہ ہوتا۔ تو اُن کے ساتھ کس کو پرخاش ہوتی اور کس کو ایسی اذیتیں دینے کا خیال پیدا ہوتا۔ اسی تبلیغ کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے اُن کو ایک ایسی جماعت عطاء کی۔ جن کے محامد سے صفحات تاریخ تاقیامت مزین رہیں گے۔ پھر دشمن باوجود بڑی بڑی طاقتوں کے زیر ہوئے۔ اور آپ کو ہر میدان میں الٰہی حمایت نے فتح دی۔ قوت۔ دولت۔ مال۔ سلطنت عزت دنیا بھی ملی۔ اور آخرت میں جو عزت آپ کو عطاء کی گئی۔ وہ کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہو سکتی +

اسی طرح قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے تبلیغ کے فرض کو سمجھکر اسلام کو اطراف عالم میں پہنچا کر نفع رسانی خلق اللہ کا حق ادا کیا۔ جس جس نیک طریق سے اُنھوں نے اسلام کو دُنیا میں پھیلایا۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے اُن کی ایسی قدر افزائی کی کہ اُنھیں دین و دُنیا کی امارت۔ سلطنت۔ عزت طاقت۔ دولت اور وہ سب اعلےٰ چیزیں جس کے لئے انسان دُنیا میں بھاگے پھرتے ہیں عطاء کر دیں +

غرض جس جس نے مسلمان بنکر جتنا تبلیغ کا کام کیا۔ اللہ تعالےٰ نے اُس پر اتنا ہی اپنی نعمتوں کا انعام کیا +

یہ امر بھی قابل غور ہے کہ ہر ایک قوم سے اللہ تعالیٰ کا سلوک جُدا ہے۔ مسلمان کے نخل مُراد کو پھل بخشنے کا تبلیغ کو ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بنایا ہوا ہے۔ اور یہی اُس کی ہستی کی علت غائی ہے جب سے مسلمانوں نے تبلیغ کیطرف سے غفلت کو اختیار کیا۔ اُس وقت سے ہی اُن پر خدائے تعالیٰ کی ناراضی کا اظہار شروع ہو گیا۔ اُن کے انعامات اُن سے بتدریج چھپنے شروع ہو گئے۔ ملک ہاتھوں سے نکلکر دوسری قوموں کے قبضے میں چلے گئے۔ عزت جاتی رہی۔ رعب اور حیثیت میں فرق آگیا ذلت اور خواری اور بے عزتی بڑھ گئی۔ وحدت کا شیرازہ ٹوٹ گیا۔ قومیت کھوئی گئی۔ دُور کیوں جاتے ہو۔ اسی ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں کو ایک ہزار برس کے قریب ایسی سلطنت کرنے کا موقعہ ملا کہ جس میں کوئی دوسری بادشاہت اُن کے مخل نہیں تھی۔ ان بادشاہوں میں سے اکثروں نے اسلام کو موعظہ حسنہ اور محبت سے لوگوں میں پھیلانے کی کماحقہ کوشش نہ کی۔ گو وہ سلیمان کے اس طرف کے حملہ آوروں اور عالمگیر اورنگ زیب کے نام لینے کے لئے بہت مخالف موافق طیار ہو جائینگے لیکن اُن کے متعلق جتنی روائتیں مشہور ہیں وہ اکثر مخالفوں نے اعتراض کرنے کے لئے گھڑی ہوئی ہیں۔ اُنھوں نے ہندوستان پر اتنے حملے کئے۔ لیکن اس ملک کے لوگوں میں اسلام کے محاسن پیش کرنے اور اُسکی خوبیوں سے اُن کو آگاہ

کرنے اور اُسکی تبلیغ کے لئے کتنوں نے کما حقہٗ انتظام کیا تھا- ایسا ہی جناب اورنگ زیب صاحب نے تبلیغ اسلام کے متعلق کیا کام کیا- اس کا جواب بھی ملنا بہت دشوار ہے- جن مخالفوں نے سوا من جنیو دی روایت گھڑی ہوئی ہے- اگر وہ ہی اس بات کو ثابت کر دکھاتے تو ہم اس طرح ہی خاموش ہو جاتے- اگرچہ جبر اور اکراہ کا طریق اسلام نے بالکل جائز نہیں رکھا- اِس روایت کے مطابق تو اُس وقت کی سارے ہندوستان کی آبادی پانچ چار سال میں ساری کی ساری مسلمان ہو جاتی- لیکن ایسا تو نہیں ہوا- جس سے یہ روایت اپنی غلطی پر خود گواہ بنجاتی ہے- کیسا خوش کہا تھا ایک معزز عہدیدار آریہ دوست نے جنکو ایک ہزار تنخواہ سرکار سے ملتی تھی کہ میں ہند کے بادشاہوں کو اس لئے بُرا جانتا ہوں کہ اُنھوں نے باوجود اتنی وسیع اور دیرپا سلطنت کے ہندوستان کو ایک قوم نہ بنایا- اگر وہ جبراً ہی سب کو مسلمان بنا جاتے تو آج ہم کو تفرقہ کی یہ مصیبتیں تو پیش نہ آتیں- اور ہندوستان میں اس قدر بے چینی نہ رہتی- اُس نے یہ بھی کہا کہ وہ غریب لوگ جنہوں نے سارے افغانستان کے دلوں کو فتح کرکے یکرنگ مسلمان بنا لیا کیسے تعریف کے قابل ہیں- وہاں اندرونی نفاق اور قومی فساد تو نہیں رہتے- قومیت تو قائم ہے- غرض یہ امر افسوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں نے اسلام کی تبلیغ کی خدمت کا فرض ادا نہ کیا- یہ جو خال خال کلمہ گو یہاں نظر آتے ہیں یہ اُن لوگوں کی کوششوں کا نتیجہ ہیں جن کو عام اصطلاح میں فقراء کہا جاتا ہے- اس معرکہ میں حضرات معین الدین چشتی جیسے بزرگ ہر ایک تعریف کے مستحق ہیں +

اگرچہ اس ملک کے متعلق جی میں بہت کچھ بھرا ہوا ہے- لیکن اس کو یہیں چھوڑ کر ترکی حکومت کیطرف توجہ کرکے دیکھو کہ اُن کو اللہ تعالٰے نے ایسے برّاعظم میں بھی سلطنت کا حصہ دیا جو اس زمانہ ترقیات میں سب دُنیا پر فوقیت لے گیا ہی- پھر اُن کو موقعہ بھی ایسا دیا کہ وہ تمام انکے ارد گرد دائرے کے خط کی طرح تھے اور یہ مرکز پر حکمران تھے وہ دُور اطراف پر قابض تھے- اور ان کو برّاعظم کے قلب پر بادشاہت کرنے کا موقعہ دیا گیا تھا- زمینوں- مُلکوں- سمندروں پر زبردست مملکت پھیلی ہوئی تھی- دولت اور طاقت ان کے پاس تھی- لیکن انھوں نے اسلام کی تبلیغ کا کوئی انتظام نہ کیا- ان کے آس پاس تمام قومیں جنکی دنیاوی عقلیں بہت بڑھی ہوئی تھیں سب بے توجہی سے ایسے مذہب کی خندق میں گرے ہوئے تھے جس میں خدائی کو تین حصوں میں تقسیم کرکے اُس میں ایک کمزور انسان اور رُوح القدس کو شریک بنایا گیا ہے اور ثلث خدائی کے حقدار (یسوع مسیح) کی تصلیب گناہوں سے بچانے کے لئے ایک ہی ذریعہ سمجھی گئی ہے اور تمام نبیوں اور راستبازوں کو بٹ مار اور چور اور گنہگار قرار دیا گیا- آہ! اتنی بڑی مخلوق اُن کے سامنے ایسے گڑھے میں گری ہوئی تھی- اور ان کے ہاتھ میں شعلیں اور زینے موجود تھے جن کے ذریعے سے اُن کو اِس قعر سے نکالنا آسان تھا- لیکن انہوں نے اُن کی ذرہ پرواہ نہ کی- اور عیسائی علاقوں میں اسلام کی تبلیغ کرانے کا کوئی انتظام نہ کیا- ان کے برخلاف ہر ملک کے عیسائیوں نے لاکھوں روپے خرچ کرکے اسلامی ملکوں میں تثلیث کا مذہب پھیلانے کے لئے بہت وسیع پیمانوں پر انتظام کئے- اگر ترکی حکومت عیسائی ممالک میں شروع سے ہی اسلام کی تبلیغ کا انتظام کرتی تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ آج اُن علاقوں میں ہزارہا لوگ ایسے موجود ہوتے جو ہندوستانی مسلمانوں کی طرح اُنکی وہاں دامی- درمی- علمی اور جانی مدد کرتے- اور بیسیوں قسم کی غلط فہمیوں کو وہ اُسی جگہ بیٹھے بیٹھے دُور کرا دیتے- لیکن جبکہ ترکی حکومت نے کوئی کام تبلیغ اسلام کے لئے نہ کیا- اور اُن کے وجود سے اسلام اور نوع انسان کو کوئی فائدہ نہ پہنچا- تو الٰہی گرفت کے نیچے آگئے اور جو حال ان کا ہو رہا ہے اُسی غفلت کا خمیازہ ہے- آگے کو معلوم نہیں کہ کیا ہو- اللہ تعالٰے اپنا رحم کرے +

غرض تبلیغ دین ایک ایسا کام ہے جس کے ذریعے سے وہ برکات اور کامیابیاں حاصل ہو سکتی ہیں- جو پہلے زمانہ کے مسلمانوں کے نصیب ہوئیں (باقی پھر کبھی انشاء اللہ تعالٰی)

(عمر)

مسجد ووکنگ کا افتتاح

مَیں نے گزشتہ خط میں اپنا ووکنگ میں جانا- اور وہاں نماز عشاء پڑھنے کا حال لکھا تھا

مجھے اس ہفتہ خدا تعالٰے نے بارونق جمعہ نصیب کیا- مَیں نے گزشتہ خط میں لکھا تھا کہ اس مسجد کا بانی ڈاکٹر لائٹنر صاحب تھا- جس نے پنجاب یونیورسٹی اور اورینٹل کالج پنجاب میں بنایا تھا- وہ جب پنجاب سے رخصت ہوئے تو پنجاب ہندوستان سے بہت سا چندہ اور روپیہ بنام نہاد مسجد کیلئے لائے- اللہ تعالٰے ہی جانتا ہے کہ کس قدر روپیہ آیا اور وہ کہاں گیا- لیکن ہاں انھوں نے ووکنگ میں جو لنڈن سے تیس میل کے فاصلہ پر ایک شہر ہے ایک نہایت عمدہ اور اورینٹل طرز کا ملا جلا مکان رہائشی بنایا ہی جس میں بعض مشرقی یادگاریں بھی ہیں- مکان سے کچھ سو گز کے فاصلہ پر ایک مسجد مختصر سی بنائی گئی ہی جس کے ملحق چند ایکڑ زمین ہے اور ایک مہمانخانہ جس کو سالا جنگ میموریل سے موسوم کیا گیا ہے مسجد کے صحن میں ایک حوض مشرقی وضع کا ہے مسجد پر ایک گنبد ہے جس پر سنہری ہلال نصب ہے- مسجد شائد پانچ چھ گز مربع ہوگی یعنے مسقف حصہ مسجد کا جس میں شاید چالیس آدمیوں کی جماعت ہو سکتی ہے- پچھلے ہفتہ کے منگل کو ہمیں ایک نوجوان مسلم کے جنازہ پر جانے کا اتفاق ہوا- وہاں پتہ چلا کہ اِس جمعہ عبدالبہا جو اسوقت مذہب باب کے خلیفہ وقت ہیں- ووکنگ میں اپنی جماعت لیتے آوینگے اور افتتاح مسجد بھی ہوگی- جہاں تک مجھے معلوم ہے- مذہب باب اسلام کا کوئی فرقہ نہیں بلکہ ایک الگ مذہب ہے- مجھے سخت رنج ہوا- کہ خلیفہ مذہب باب اور اسلامی مسجد کا افتتاح- ایں چہ بوالعجبی جنازہ کے وقت چند مسلم دوست بھی موجود تھے بہر حال- سکرٹری انجمن اسلام کی دعوت پر نوجوان مسلمانانِ لنڈن ووکنگ میں- بوقت بارہ بجے دوپہر بلوائے گئے- دعوتی کارڈ میں لکھا گیا کہ نماز جمعہ بھی ہوگی- اور خواجہ کمال الدین امامت کرا دینگے- آپ کو یہ علم ہے کہ ہم یہاں یورپین لوگوں کی تو جو اصلاح کرینگے کسو دیکھا جاوے گا- ہمارا اپنا ہی آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے- جو یہاں مسلم نوجوان ہیں-

اُن کو اسلام سے بہت کم تعلق ہے۔ مَیں نے یہاں آکر سب سے پہلے یہ کام کیا ہے کہ نماز جمعہ کے ذریعہ اُن کو جمع کیا جاوے۔ بہرحال چند ماہ کی کوشش کا یہ نتیجہ ہے کہ کچھ نہ کچھ جمعہ میں رونق ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جب ہم جمعہ کے دن ووکنگ گئے تو بیس ایک مسلم طلباء ہمارے ساتھ تھے امرت سر کے نوجوان مسٹر محمد حسن صاحب نے جس جہری صوت سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کر کے یہاں اذان کہی۔ اُس نے حوالی موالی کو چونکا دیا۔ ہم سب نے وضو کیا۔ اور خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے خطبہ سے پہلے حسب معمول پھر شیخ محمد حسن صاحب نے بلند آواز اذان دی۔ مَیں نے خطبہ۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِی بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا ۔۔۔۔۔ ۔۔۔ پر پڑھا۔ اور پھر دعائے ابراہیم کی تفسیر کی اور ان پیشگوئیوں کا پورا ہونا لفظاً اور معناً دکھلایا جو اِس دُعا میں مضمر ہیں۔ خطبہ حسب معمول انگریزی تھا۔ خطبہ کے آخر میں میرا دل درد سے بھر گیا اور مَیں نے ان نوجوانوں کو جو میرے مقتدی تھے بعد از قعود خطبہ کے دوسرے حصہ میں یہ کہا +

پیارو! یہ مسجد تمہاری ہے۔ مسجد کے بانی کے مرنے کے بعد یہ مدتوں غیر مسلموں کے ہاتھ میں مقفل بند رہی۔ آج تمہارے ہاتھ میں آئی ہے۔ لیکن اسکی ماضی و حال دو حالتوں میں کیا فرق ہے اگر اس میں کوئی نماز نہ پڑھے۔ تم کیوں آج خوش ہو رہے ہو اگر اس میں کسی مسلمان نے آکر خدا کا نام نہیں لینا۔ اگر اس نے پھر مقفل ہی ہو جانا ہے۔ تو پھر ہم آج خوش کیوں ہو رہے ہیں۔ تم اپنی ذمہ داریوں کو دیکھو تم یورپ میں آکر کیوں یورپین کے محاسن حاصل نہیں کرتے۔ وہ قومی شعار پر مرمٹنے والی قوم ہے۔ خدارا غور کرو۔ تم مسلمان ہو۔ تم محمد کے اسم لیوا ہو تمہارا بھی کوئی شعار ہونا چاہیئے۔ تم کیوں یورپین کیطرح محمدی شعار نہیں اختیار کرتے۔ تم نیشن نیشن پکارتے ہو۔ نادانو۔ نیشن کے بنانے کے لئے کوئی شعار بھی چاہیئے۔ کیا تم محمد (صلعم) کو خدا کا نبی اور مرسل مانتے ہو یا نہیں۔ کیا تم اس بات پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں۔ کہ جو کچھ اس نے زندگی میں کیا وہ خدا کے حکم کے ماتحت کیا۔ پھر شعار اسلام میں اُس نے ایک شعار ہمارے لئے نماز تجویز کی۔ اس کی بنا صریح نص قرآن پر ہے۔ نبی مکرم (صلعم) کا ساری عمر کا یہ فعل ہے۔ تم لوگ ہو جو کہتے ہو کہ اس میں جو خوبیاں ہیں انکی ضرورت اُس زمانہ کے لوگوں کو تھی۔ میرا یہاں یہ کام نہیں کہ میں نماز کی خوبیوں پر بحث کروں یہ وقت نہیں۔ والاّ میں تم کو دکھلاتا کہ کس طرح تلوار اور تفنگ اور حربی تعلیم کے ہونے سے نہیں بلکہ بعض اخلاق اور سیرت کے پیدا ہو جانے پر انسان ملکوں کا مالک اور قوموں پر فرمانروا ہو جاتا ہے اور اُن اخلاق و سیرت کے پیدا کرنے میں کہاں تک شعار اسلامی کو زبردست تعلق ہے جن میں ایک نماز ہے۔ لیکن میں تو تم سے دو ٹوک فیصلہ کرتا ہوں تم مسلمان اپنے آپ کو کہلاتے ہو۔ محمد صلعم کے متبع ہو۔ آیا اس نے نماز شعار اسلام ٹھیرائی ہے یا نہیں۔ اگر انسان کے لئے یہ غیر ضروری ہے۔ تو پھر تم نماز چھوڑ دو اور ساتھ ہی اسلام کو۔ اگر نیشن سے غرض منافع دُنیا ہی حاصل کرنا ہے۔ تو پھر کسی اور نیشن کے ممبر نہ بنجاؤ۔ بہتر ہے عیسائی ہو جاؤ۔ وہاں کفارہ نے بہت حد تک ایسے مذہبی شعار سے لوگوں کو فارغ کر رکھا ہے۔ گورنمنٹ بھی عیسائی۔ تم بھی عیسائی۔ اچھی خاصی نیشن ہو جاوے گی۔ کیوں اسلامی بکھیڑے میں پڑتے ہو۔ اور اگر مسلمان ہی رہنا ہے تو پھر نماز سے کیوں دل چُراتے ہو۔ یاد رکھو۔ اس جمعہ کی نماز کا جسقدر اثر اس شعار قومی پر مرمٹنے والی قوم یعنے اہل یورپ پر ہوگا اس کا تم کو شائد احساس نہیں +

میری تم سے اور بھی درخواست ہے۔ مذہب اگر واقعی خبط و جنون ہے تو مجھے کیوں اس خبط سے نہیں نکالتے۔ قسم بخدا۔ میں معقول پسند ہوں۔ میں اسوقت دو ہزار سے اوپر روپیہ خرچ کر چکا ہوں۔ میں اگر ایک سال اور رہ گیا تو کئی ہزار روپیہ مجھے اور چاہیئے۔ میں صاحب عیال ہوں۔ اُن کا بھی خرچ ہے۔ پھر میں ایک چلتی وکالت چھوڑ کر آیا ہوں۔ یہ کس قدر دنیادار کی نگاہ میں نقصان ہے۔ میری کوئی دنیوی غرض یہاں نہیں خدارا اگر مذہب جنوں ہے تو مجھے کیوں ہزاروں روپیہ کے نقصان سے نہیں بچاتے۔ میں تمہارا اسلامی بھائی ہوں۔ میری بھی مدد کرو۔ اور مجھے یقین دلا دو۔ کہ میں مفت کا تضیع اوقات و مال کر رہا ہوں میں چلا جاؤں گا۔ اور اگر واقعی یہ ایک اشرف کام ہے جیسے کہ تم میں سے بعض نے مجھے کہا ہے تو پھر تم کیوں شریف نہیں بنتے۔ آؤ۔ میرا ہاتھ بٹاؤ۔ میری مدد کرو۔ اور مدد پیسہ کی نہیں۔ میں تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میرے ساتھ ملکر صرف جمعہ کی نماز پڑھو۔ اور اگر کوئی آئندہ جلسے ہوں تو اُسکی رونق بڑھاؤ۔ خود آؤ۔ اور دوستوں کو لاؤ۔ مجھے آکر مشورہ دو کہ میں اپنے کام کو کس طرح کروں میں بظاہر یکہ و تنہا ہوں۔ میں مشورہ کا محتاج ہوں اس ملک کے طرق سے نابلد ہوں۔ روپیہ خرچنے کو وقت خرچنے کو۔ آسائش و آرام ذاتی کے قربان کر دینے کو میں طیار ہوں۔ کیوں سخنی اور قدمی مدد بھی تم نہیں کر سکتے۔ دیکھو میں خدا کے گھر میں۔ خدا کے پہلے گھر میں جو یہاں بنا ہے۔ آج خدا کے سامنے۔ نہایت درد سے تم پر اپنا پیغام پہنچا چکا ہوں۔ تم خواہ مانو نہ مانو +

یہ خطبہ کا آخری حصہ ہے۔ اِس کے بعد میں نے نماز پڑھائی۔ اور قرأت نہایت ہی اونچی سے اونچی بلند سے بلند آواز میں پڑھی۔ ہاں میں یہ لکھنا بھول گیا ہوں۔ کہ عین جب میں خطبہ میں کھڑا تھا۔ تو عبد البہا ایک موٹر کار میں چند رفقاء کو لئے آیا۔ اور مسجد کے دروازہ پر کھڑا ہوا جو مجھ سے شائد پچاس گز کے فاصلہ پر ہوگا۔ اُس نے دیکھا۔ اور چند منٹ وہاں کھڑا رہا۔ اور پھر مہمانخانہ کی طرف چلا گیا۔ وہ آخر مسلمان کا بیٹا ہے مسلمان رہ چکا ہے۔ شعار جمعہ سے واقف ہے۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے اور مہمان خانہ میں گئے۔ تو عبد البہا اپنے کھانے کے ساتھ کھانے کے کمرہ میں میز پر تھا۔ ہمارے کھانے کا انتظام بھی وہاں ہی تھا۔ جب وہ فارغ ہو گئے اور کمرہ سے باہر نکلے تو عبد البہا نے مجھے دیکھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ سلام علیک بھی معمولی گفتگو کے بعد میں نے اُسے کہا کہ آپ تو افتتاح مسجد کے تعلق میں آئے تھے۔ اور آج روز جمعہ تھا۔ آپ کیوں شریک نماز نہ ہوئے۔ آخر وہ مصلح دُنیا سے واقف تھا فوراً کہنے لگا کہ وقت نماز ہمیں گھر میں ہو گیا تھا ہم نے وہیں یہ فریضہ ادا کر دیا۔ میں نے اُسے کہا۔ ہاں۔ لیکن اب تو عصر کا وقت

ہوا چاہتا ہے - اس میں اُسے شریک ہونا ہوگا - اُس کو مجبوراً اثبات میں جواب دینا پڑا - بہر حال ہم کھانے کے کمرہ میں گئے - کھانے سے فارغ ہی ہوئے تھے - اور میں جو باہر نکلا - تو عبد البہا میرے پاس آگیا - اور میرے ہاتھ میں ہاتھ ڈالکر چہل قدمی کرنے لگا - اُس کا غالباً خیال ہوگا - کہ اس شخص کو پہلے راضی کرلیا جاوے - معمولی گفتگو کرتا کرتا وہ مجھے مسجد کیطرف لے گیا - اور مسجد کو دیگر کسی متنفس سے خالی پاکر جھٹ مسجد میں داخل ہوا - اور تکبیر کہہ کر مجھے اشارہ کیا - کہ میں بطور امام نماز پڑھادوں اگر اسوقت میں نماز اُسکی اقتداء میں پڑھ لیتا تو کسی متنفس کو اطلاع نہ ہوتی کہ مسجد کے اندر کیا ہوا - مَیں نے عبد البہا کو کہا کہ بہت سے مسلمین یہاں موجود ہیں اُنھوں نے نماز پڑھنی ہے آپ ذرا ٹھیریں ابھی نماز باجماعت ہوگی - وہ کچھ کہنے کو تھا کہ میں فوراً باہر گیا - اور سب کو بُلایا - اور آن واحد میں بلند آواز سے نماز عصر کے لئے آذان کہلوائی - لوگ جمع ہو گئے - میرے باہر جانے پر عبد البہا نے نماز شروع کردی - اور اُسے اہل سنت والجماعت کے طریق پر ادا کیا - اذان کے وقت وہ نماز سے فارغ تھا - لیکن جب اذان ختم ہوئی - تو اُس نے بلند آواز سے مسلمانوں کی طرح لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا - بعد میں ہم نماز میں کھڑے ہوئے میں نے امامت کرائی - اور عبد البہا بھی ہمارے ساتھ شریک جماعت ہوا - اُسکے ساتھ دو یورپین جو غالباً بابی تھے شریک ہوئے - باقی تماشہ دیکھتے رہے اُس کے ایرانی ہمراہی جن میں حکیم محمود بھی شامل تھا - وہ نماز میں شریک ہوئے - نماز کے بعد عبد البہا مسجد کے بیرونی حصہ میں آستانہ مسجد پر کھڑا ہوگیا - اور بیرونی صحن مسجد میں اُسکے سُننے کے لئے کوئی چالیس ایک آدمی موجود تھے اُن میں کچھ تو ہم تھے اور کچھ اور مسلمان طلباء بھی آگئے جن کو جمعہ کے وقت آنے کی خدائے تعالے نے توفیق نہ دی - عبد البہا کی تقریر کا خلاصہ تھا کہ مذہب کی بنیاد اتفاق و محبت ہے - ہر ایک پیغمبر بنی نوع میں اتفاق و محبت پھیلانے آیا - موسےٰ - عیسےٰ حضرت محمد کا مشن اصل یہ تھے - پچھلے زمانہ میں بہت فساد تھے - جاہلیت تھی - اب نور بہاء اللہ لایا - اس کا مشن محبت - اتفاق - اخوت ہے اور انسان کی علت انسانیت اور محبت ہے اس لئے ہمیں محبت اور اخوت سے کام لینا چاہیئے اسکے ہمراہ ایک ایرانی ترجمان تھا - جو فقرہ فقرہ کا ترجمہ انگریزی میں کرتا تھا - فقرے اسمیں شک نہیں نہایت موزون اور ڈھلے ڈھلائے تھے - لیکن یہ فی البدیہہ کسی صورت میں نہ تھے +

بہر حال ہم بعد از عصر یہ تقریر سُنکر ریلوی اسٹیشن پر پہنچے - اور بخیریت گھر میں آگئے +

کمال الدین

نیشنل بنک آف انڈیا (لنڈن)

کیا برخوردار خاں کو نجات ملجائے گی؟

برخوردار خان صاحب نور افشاں میں بقلم جلی چھپواتے ہیں " اسلام میں نجات کا نور نہیں " سبحان اللہ - اسلام میں نہیں - تو کیا کفر میں ہے - بغاوت میں ہے - شقاوت میں ہے - کیونکہ اسلام کے بالمقابل تو یہی الفاظ ہیں - یا بخیال برخوردار یسوعیت میں ہے - وہ یسوع جس کے اختیار میں دائیں بائیں بٹھانا نہیں - وہ یسوع جو ساری رات دُعا مانگتا رہا کہ اُس کے اُوپر سے موت کا پیالہ ٹل جائے - مگر بقول یسوعی صاحبان نہ ٹلا - وہ یسوع جس نے نیک کہلانے سے انکار کیا - وہ یسوع جو اُس گھڑی سے بے خبر ہے - اگر نجات یسوعی صاحبان کے واسطے ہی رجسٹرڈ ہے - تو آئے دن مشن کمپونڈ میں بیچارے بپتسمہ لینے والوں کو کیوں کبھی جرمانے - اور کبھی تنزل - اور کبھی موقوفی کی سزائیں دیجاتی ہیں - کیا اسوقت وہ یسوعی نہیں ہوتے - کیا ان کا گناہ ایسا موٹا ہوتا ہے کہ یسوع کی حد کفارہ کے دروازے سے داخل نہیں ہوسکتا - برخوردار سنو - اور غور کرو - دنیا کی چند روزہ آسایش کام نہ آئے گی - عاقبت کی فکر کرو -

"ہم کو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ (یسوعی صاحبان) باوجود خدام اسلام کے لاجواب رسالجات اور تحریرات کی موجودگی کے جن کے جواب کے وہ اب تک قرضدار ہیں - اپنا ایک ہی راگ الاپے جاتے ہیں - اور روز بروز زیادہ اور زیادہ اپنے ناجائز حملوں کے زہریلے تیروں کو چلانے سے نہیں رُکتے - ان کو چاہیئے کہ سابقہ کتابوں کا بغور مطالعہ کریں جن میں ان باتوں کا بخوبی جواب موجود ہے اور پھر جب کافی جواب الجواب اُن کے پاس موجود ہو تو یہ میدان میں نکلیں - ورنہ ناحق اخباروں اور رسالوں کے صفحوں کے صفحے کالے کرنے سے کیا حاصل؟ سوائے اس کے مشن کے ٹکڑے مفت مل جائیں - جو یہاں پر وہاں نہ ہونگے - جہاں رونے اور دانت پیسنے کے سوائے کوئی چارہ نہ ہوگا +

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح

(محررہ خاکسار محمد عبد اللہ عفی عنہ بوتالوی)

کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کے احکام

ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم وندخلکم مدخلا کریما ۝ ترجمہ - اگر تم ہٹ جاؤگے بڑے گناہوں سے جن سے تم روکے گئے ہو - معاف کردینگے ہم تمہارے چھوٹے گناہ - اور داخل کرینگے ہم عزت کے مقام میں +

یہ ایک مسئلہ ہے جس میں جھگڑے کرتے تیرہ سو برس گذر گئے - لوگ کہتے ہیں - کہ مسئلہ حل ہو ہی نہیں سکتا - پہلے جھگڑا یہ کیا ہے کہ کبیرہ گناہ کسکو کہتے ہیں - پھر اگر کبیرہ گناہ کا فیصلہ ہو جاوے - تو پھر یہ کہتے ہیں - کہ یہ بخشا جاوے گا - یا نہیں - پھر یہ کہ کبیرہ گناہ والا کافر کے برابر ہوتا ہے یا نہیں - یہ بحث صحابہ کے وقت ہی شریر لوگوں نے چھیڑ دی تھی - مجھے اللہ کے فضل سے مذہب کے ساتھ ایک خاص تعلق دیا گیا ہے - ہم آپ کو سُناتے ہیں - اللہ نے ہم پر کھولدیا ہے - ان لوگوں نے اس آیت کا یہ مطلب لیا ہے - کہ اگر تم اجتناب کرو - کبیرہ گناہوں سے تب ہم معاف کردینگے دوسرے گناہ - حالانکہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے - کہ ہم توبہ سے معاف کرتے ہیں - ایک جگہ فرمایا ہے کہ ہم گناہ معاف کرتے ہیں - اصل مطلب یہ ہے کہ دُنیا میں جو بدی - بدکاری شرارت اللہ کی نافرمانی ہے - یہ سب گناہ پہلے ادنیٰ سیڑھی سے شروع ہوتے ہیں - پھر وہ اسمیں ترقی کرتا جاتا ہے

اُسکی آخری حالت کبیرہ ہے۔ مثال یہ ہے کہ کسی نے ایک عورت کو بدنظری سے ایک دفعہ دیکھا۔ پھر مکرر سہ کرر دیکھا۔ پھر کسی دوست سے پوچھا۔ کہ یہ کون ہی۔ پہلے آنکھ کا گناہ تھا۔ اب زبان کا ہوگیا۔ جواب سُننے سے کان کا ہوگیا۔ پھر پوچھتا ہے کہ یہ کس طرح ملتی ہے۔ وہ کوئی عورت بتائے گا۔ پھر اُدھر چلیگا۔ یہ پاؤں کا گناہ ہوگیا۔ اُس کو ماں بہن بناکر نہ دیکھے گا + اب ہاتھ کا اور مال کا گناہ ہوگیا۔ اسی طرح بڑھتا جاوے گا۔ اگر اب یہ کامیاب ہوگا۔ اور بدکاری کے لئے طیار ہوگیا۔ تو پھر اُس کے آخری فیصلہ کا وقت ہے۔ یہ آخری فیصلہ کبیرہ ہوگا۔ اگر اللہ کریم اُس پر رحم کرے۔ اور وہ خدا کا خوف کرکے قبل از ارتکاب ہٹ جاوے۔ تو وہ جو ابتدائی کام کیا گیا تھا۔ اللہ فرماتا ہے کہ نکفّر عنکم سیاٰتکم۔ وہ ہم معاف کر دینگے۔ اس دعوے کی دلیل میں ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ کہ ایک شخص اپنی چچازادہ ہمشیرہ پر عاشق ہوگیا تھا۔ اور سو پونڈ اُس کو دیئے۔ جب بدی پر طیار ہوئے۔ تو عورت نے کہا۔ کہ اگر تم اب رب سے ڈر جاؤ۔ تو ہم بدی سے بچ سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ باز رہے۔ اور اللہ نے اُن کے پچھلے ابتدائی گناہوں سے درگذر فرمایا۔ اب اس طرح سے وہ کبیرہ صغیرہ کا جھگڑا ہی نہ رہا +

رہی وہ بات کہ جس نے کبیرہ کیا ہے اسکی پہلی کارروائیاں معاف نہیں ہوسکتیں۔ کیونکہ وہ کبیرہ سے ٹلا نہیں۔ سو اُس آیت میں صرف یہی صورت مذکور ہے جو بیان کی گئی۔ البتہ عام کبیروں اور صغیروں کا فیصلہ یہ ہے۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذٰلک لمن یشاء (ترجمہ) تحقیق اللہ نہیں بخشتا اس بات کو کہ شرک کیا جائے ساتھ اُسکے۔ اور بخشے گا ماسوائے اُس کے جسکو چاہے گا +

اور جگہ فرمایا ومن تاب وعمل صالحاً فانہ یتوب الی اللہ متاباً۔ (ترجمہ) اور جو شخص توبہ کرے اور عمل اچھے کرے پس تحقیق وہ رجوع کرتا ہے اللہ کیطرف پورا پورا) +

ایک میرے ایک پیر نے گناہوں سے بچنے کا قاعدہ بتایا تھا۔ میں اس کا عمل کر رہا تھا۔ ایکدفعہ دوپہر کو سو گیا۔ اُٹھا تو جماعت ہوگئی تھی۔ میرا خون خشک ہوگیا۔ کہ گویا میں ہلاک ہوگیا ہوں۔ مدینہ کے ایک دروازہ پر لکھا ہے کہ یا عبادی الذین اسرفوا علٰی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ ھو الغفور الرحیم۔ جب میں نے یہ آیت دیکھی تو اس سے میرے دل میں اتنا جوش کم ہوگیا۔ کہ مسجد میں داخل ہوسکا۔ منبر اور آنحضرت صلعم کے گھر کے درمیان نماز شروع کر دی۔ منبر اور حضرت صلعم کے گھر کے درمیان کا ٹکڑہ بہشتی ہے۔ میں نے دعا مانگی۔ کہ الٰہی اگر یہ گناہ ترک جماعت کا معاف کر دیا جائے۔ تو مجھے دلیل بتائی جائے ظہر کی نماز تھی۔ رکوع میں ہی مجھے یہ آیت بتائی گئی۔ ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون۔ اور یہ سمجھایا گیا کہ تمہارا گناہ بخشا گیا ہے" +

حضرت مسیح موعود کی تصویر کے متعلق

فرمایا۔ کہ دنیا میں دعوے تین قسم کے لوگ کرتے ہیں + ایک مجنون لوگ کرتے ہیں + دوسرے دوکاندار لوگ بھی کرتے ہیں۔ مثلاً ایک فقیر گدی والا ہے۔ چوری ہوئی ہے۔ دو غلام موجود ہیں۔ کوئی کسی کو بات نہیں کرنے دیتے۔ تیسرے راستباز لوگ ہوتے ہیں۔ یورپ میں جب حضرت کی دعوت پہنچی۔ تو اُن لوگوں کے خط آئے۔ کہ ہمیں تصویر دکھائی جائے۔ کہ وہ پاگل تو نہیں ہے۔ شکل سے معلوم ہوسکتا ہے۔ یہاں ایک پڑھی لکھی عورت ہے جو پاگل ہے۔ اس کو ہر ایک معلوم کرلیتا ہے۔ حضرت صاحب اب یورپ میں ہر ایک کے گھر کب پہنچ سکتے ہیں۔ اس ضرورت کے واسطے تصویر بنائی گئی +

پوچھا گیا۔ کہ اگر پوشیدہ گھر میں رکھ لیں۔ تو کیا ہرج ہے۔ فرمایا "کہ ہمارا کوئی کام مخفی نہیں ہے۔ سب کچھ ظاہر ہے۔ ہمارے گھر میں کوئی نہیں ہے۔ ہم کیوں رکھیں" +

رُعب

فرمایا۔ "قرآن میں لکھا ہے کہ ہر ایک اپنی قوم میں واعظ ہو۔ اپنی قوم کی ہدایت کے واسطے مشکل پڑتی ہے۔ کیونکہ وہ رُعب نہیں مانتے۔ رعب پیدا کرنے کے واسطے ایک بات چاہیئے۔ میں اور یہ لوگ ایک پیر کے پیرو ہیں۔ مگر اب میرا اِن پر رعب کیوں ہے۔ میر صاحب اُنکے باپ کے برابر بیٹھے ہیں۔ مگر میرا رُعب خوب مانتے ہیں۔ حکیم فضل الدین صاحب (مرحوم) جسقدر مجھ سے ڈرتے تھے۔ اتنا اور کسی سے نہ ڈرتے تھے بھیرہ کے لوگ سب میرا رُعب مانتے ہیں +

واقعات بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح متعلقہ سوانح عمری خود

فرمایا۔ ایک دفعہ میری ماں نے مجھے علیحدہ بُلایا۔ اور کہا۔ کہ میں تجھے ایک بھلائی کی بات کہوں میں نے کہا وہ کیا۔ اُنھوں نے کہا کہ تیرا بھائی جو طب کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ نورالدین کو طب کرنا نہیں آتا۔ اور اس کو شربت شیرہ بنانا بھی نہیں آتا وہ میرے پاس آیا کرے اور سیکھا کرے۔ میں نے کہا کہ یہ پیاریوں کا کام ہے۔ اُس نے کہا کہ تم اس کام کو سیکھنا نہیں چاہتے۔ میں نے کہا۔ جب پساری بننے لگوں گا۔ تو سیکھ لونگا +

فرمایا۔ میری شادی تھی مفتیوں کے محلہ میں وہاں جرّاح رہتے تھے۔ میرا بیاہ تھا۔ وہ آتے رہتے تھے۔ ایک نے مجھ سے کچھ ہنسی کی۔ میں نے کہا۔ کہ تم بڑے جاہل ہو۔ اُس نے کہا کہ کیا تو ہمارا محتاج نہیں ہے۔ کبھی خون نہ نکلواتا ہوگا۔ میں نے کہا۔ کہ میں نکلواؤں گا ہی نہ۔ بلکہ یہ تمہارا کام ہی چھڑا دونگا میاں شیخ احمد صاحب نے مجھے کہا۔ کہ یہ لوگ آپ سے ناراض ہوجائیں گے۔ اور طب کے کام میں مشکل پڑے گی۔ ایک دفعہ ایک کرپا نام پساری تھا۔ اُس کو ماشرا ہوجاتا تھا۔ اُنھوں نے کہا کہ جب تک اس کا تین سیر خون نہ نکلے۔ آرام ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ ایک دفعہ اُس کو سخت ماشرا ہوگیا۔ میں نے اُس کا دوسری طرح علاج شروع کیا۔ اور ایسا انتظام کیا کہ جس سے اُس کو غش ہوگیا۔ غش کے ساتھ ہی سب ورم وغیرہ دُور ہوگیا۔ شیخ احمد صاحب نے مجھے کہا کہ یہ مرجائے گا۔ مگر بجائے اس کے اسکو بالکل آرام ہوگیا۔ اور پھر کبھی نہ ہوا جسکو وہ حجام

دُعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

دُعا! دُعا!! دُعا!!!

برادرانِ قوم - یہ ایک نازک وقت ہے جو اُمتِ محمدیہ پر آیا ہے - اور یہ وقتِ دُعا ہے - اس لئے نصرتِ اسلام کے لئے بہت عجز و ابتہال سے دُعا کرو - احمدی قوم کو ایک خاص وجہ سے بھی بہت دُعا میں مصروف ہونا چاہیئے - یہی وہ جنگ ہے جس کے متعلق حضرت امام علیہ السلام کو ۱۹۰۵ء میں بالفاظِ قرآن الہام ہُوا - غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون - آج اس کا ایک حصہ اپنے لفظی معنوں میں پورا ہو گیا - ترک ادنی الارض یعنے اس زمین میں جو اُنکی سلطنت کے ملحق اور متصل ہے یعنے سرزمین بلقان - وہاں مغلوب ہو گئے - اُنھوں نے ایام مصالحت مقام لندن میں اپنے مغلوب ہونے کو تسلیم کر لیا ہی اور خدا کے الفاظ نو سال کے بعد پورے ہو گئے ✦

اب اس کا دوسرا حصہ باقی ہے - ایک **نیک دل** مومن کے لئے تو ہزاروں نشان حضرت مسیح موعود کی صداقت میں موجود ہیں لیکن میرے زیرِ نظر اس وقت مغربی دُنیا ہے - خدا وہ دن لائے جب یہ پیشگوئی لکھو کھا مسلم غیر مسلم کی ہدایت کا موجب ہو ✦

اس وقت جو کل دنیا کی نگاہ قسطنطنیہ کی طرف لگی ہوئی ہے اور مغربی دنیا کے اہل الرائے حتمی طور پر ترکوں کی شکست پر پیشگوئی کر چکے ہیں میں نے پسند کیا - کہ انسانی پیشگوئی کے مقابل اس وقت رحمانی پیشگوئی پیش کروں - ناظرین بدر کو علم ہے کہ سرزمین انگلستان میں یہ پیشگوئی تین ماہ ہوئے شائع ہو چکی ہے - اب میں نے ارادہ کیا - کہ اسکی اشاعت کو بڑھاؤں - میں نے ترکوں کو ایک عام خط لکھا - یہ بزبان انگریزی ہے - اور اسکی کاپیاں - امریکہ - افریقہ - یورپ - ایشیا کو چک میں عمائد طبقہ کے علاوہ فرمانروایاں ممالک کو بھی بھیجدی ہیں - اس کا ترجمہ عربی اور ترکی میں ہو رہا ہے - اور تین چار دن تک پریس میں جا کر مصر - ایشیائے کوچک - عرب اور ٹرکی میں شائع کرنے کے قابل ہو جاوے گا - مغربی عمائد کے نام ایک خط بھی ہے کہ تمہاری پیشگوئی کے خلاف خدا کی پیشگوئی مَیں بھیجتا ہوں - جسکے پورا ہونے کے منتظر رہو ✦

میرے بزرگو! بہت نازک وقت ہی دُعا کرو - راتوں کو اُٹھو - گڑگڑاؤ - روؤ - تہجد میں گریہ و زاری کرو - خدا وہ دن لائے جب پیشگوئی کا دوسرا حصہ اپنے کامل رنگ میں پورا ہو - خدا وہ دن مجھے دکھلائے اور مجھے توفیق دے کہ جن کو مَیں نے آج مخاطب کیا ہے پھر ان کو مخاطب کروں - وہ دن ہو گا جب اندھے دیکھیں گے اور لنگڑے چلینگے - اور جذامی - جذام سے پاک صاف کئے جاویں گے - پیارو - دُعا کرو - دُعا کرو - یہ ایک معمولی بات نہیں - یہ ایک زبردست رُوحانی حربہ ہو گا - جو مذہب عیسائیت کے پاش پاش کرنے کے لئے کافی ہو گا - یہ اُس خدائے قدوس کا پتہ دے گا - جس کا آج تعلق صرف اسلام سے ہے اور عیسائی دُنیا سے نہیں - تم دیکھو گے کہ تمہارا مسیح اس مغربی دُنیا میں کس قدر جلدی قبول کیا جاتا ہے - جس مصلحت پر اُس کا نام مسیح رکھا گیا ہے - اُس کے ظہور کا وہ پہلا دن یہاں ہو گا - خدا وہ دن مجھے دکھلائے - اور مجھے توفیق دے - تو میں سمجھوں گا کہ میرا اس طرف آنا اکارت نہ گیا - اس لئے پھر دُعا کے لئے عرض کرتا ہے ✦

دُور افتادہ

کمال الدین

معرفت نیشنل بنک آف انڈیا

۲۶ بشپ گیٹ لنڈن

رسید زر

میاں نظام الدین صاحب ۱۶۳۳ عہ/۱۰
میاں نذیر حسین صاحب ۱۷۰۶ للعہ/۲
میاں محمد امین صاحب سوداگر چرم ۲۲۲۹ صہ
مرزا محمد بیگ صاحب ۲۴۴۴ سے

مولوی بقا محمد صاحب ۲۴۴۸ للعہ/۲
میاں محمد حسین بیگ صاحب ۲۶۲۹ للعہ
عبد الحکیم صاحب ۲۶۳۴ عہ/۱۰
چودھری ضیاء الدین صاحب ۲۶۶۴ عہ/۸
مولوی نجم الدین صاحب ۲۶۹۶ عہ/۸
میاں عبد الغفور صاحب ۲۸۱۰ عہ
میاں عبد القادر صاحب ۲۸۴۵ للعہ/۲
میاں نظام الدین صاحب ۲۸۵۴ عہ/۸
ایم عمر خاں صاحب ۲۸۷۶ للعہ
منشی عبد العزیز صاحب ۲۹۰۸ للعہ
حاجی عبد اللہ خاں صاحب ۲۹۱۵ للعہ
مولوی غلام رسول صاحب ۲۸۸۷ للعہ

۶ - فروری ۱۹۱۳ء

حافظ غلام رسول صاحب ۱۴۵ للعہ/۲
میاں جلال دین صاحب ۲۱۲ سے
مولوی جان محمد صاحب ۱۲۷۶ للعہ/۲
بابو وزیر محمد صاحب ۱۵۶۷ عہ/۱۰
میاں معراج الدین صاحب ۱۶۹۹ عہ/۱۰
منشی قائم علی صاحب ۲۰۷۸ عہ/۷
منشی فرزند علی صاحب ۲۱۰۴ للعہ
غلام محمد صاحب ۲۱۲۸ عہ/۲
ڈاکٹر محمد دین صاحب ۲۲۵۱ للعہ/۱۰
مرزا رسول بیگ صاحب ۲۲۷۲ عہ
بابو قاسم علی صاحب ۲۳۷۸ سے
منشی اعجاز حسین صاحب ۲۴۷۰ عہ/۸
سکرٹری انجمن احمدیہ ۲۵۳۹ للعہ
محمد اسمعیل و عبد الرحیم صاحبان ۲۵۷۴ عہ/۸
مرزا ظہور علی بیگ صاحب ۲۴۰۷ عہ/۱۰
مرزا حاکم بیگ صاحب ۲۷۶۰ عہ/۱۰
بابو نظام الدین صاحب ۲۷۸۴ للعہ
بابو فضل قادر صاحب ۲۷۹۰ للعہ
امیر الدین صاحب ۲۸۴۲ للعہ
منشی محمد عظیم صاحب ۲۸۴۳ للعہ
خانصاحب محمد سعد اللہ خانصاحب ۲۸۹۸ للعہ
غلام احمد صاحب ۲۹۳۱ للعہ
علم دین صاحب ۲۹۳۹ للعہ

۷ - فروری ۱۹۱۳ء

میاں غلام محمد صاحب ۳۳۲ للعہ/۶

منصب علی صاحب ۔ ۴۲۲ ۶ع/
منشی عبدالرزاق صاحب ۸۵۰ ۶ع ۱۴ر
مولوی جان محمد صاحب ۸۵۴ للعہ ۱۲ر
میاں الہ بخش صاحب ۱۰۶۵ للعہ ۲ر
غلام محمد صاحب ۱۱۰۶ ۶ع ۲ر
چودہری عبدالعزیز صاحب ۱۹۳۹ للعہ/
منشی مشتاق حسین صاحب ۲۱۲۶ للعہ/
میاں عبدالحی صاحب ۲۱۷۸ ۶ع ۱۲ر
اللہ دتا صاحب ۲۲۹۲ عہ ۲ر
قاضی منصب علی صاحب ۲۳۵ سے ۵ر
مولوی احسان الحق صاحب ۲۴۱۶ للعہ/
شیخ محمد حسین صاحب ۲۴۴۳ للعہ/
محمد شریف صاحب ۲۵۵۴ سے ۸ر
حاجی غلام جبار صاحب ۲۵۵۷ للعہ/
منشی عبداللہ صاحب ۲۶۳۳ للعہ ۲ر
منشی عبدالرحیم صاحب ۲۶۶۶ ۶ع ۸ر
شیخ الہ بخش صاحب ۲۷۵۱ ۶ع ۱۰ر
حکیم عمرالدین صاحب ۲۷۶۳ ۶ع ۲ر
محمد زمان صاحب ۲۷۸۸ للعہ/
سید شبیر حسین صاحب ۲۸۱۵ ۶ع ۸ر
سراج دین صاحب ۲۸۳۹ ۶ع ۱۰ر
عبدالسلام صاحب ۲۹۱۱ للعہ/
مولوی مشہود الحق صاحب ۲۹۲۵ للعہ/

۹- فروری ۱۳ء

ابوبکر بن محمد یوسف صاحب ۱۶۱۵ صر

۱۰- فروری ۱۳ء

سید محبوب عالم صاحب ۲۳۴۳ ۴ر
چودہری محمد بخش صاحب ۲۹۹۱ للعہ/
ڈاکٹر نور بخش صاحب ۱۲۹ ۶ع ۱۲ر
مولوی غلام رسول صاحب ۱۳۲ سے ۲ر
منشی ولی محمد صاحب ۶۱۶ للعہ ۲ر
مولوی جلال دین صاحب ۷۲۵ للعہ ۲ر
ناصرالدین صاحب ۹۹۱ صر ۵ر
مولوی نور محمد صاحب ۱۰۱۵ ۶ع ۲ر
منشی عمرالدین صاحب ۱۲۵۶ للعہ ۲ر
سید محمد اسمٰعیل صاحب ۱۸۳۴ ۶ع ۴ر
منشی بدرالدین صاحب ۱۹۱۸ سے/
چودہری رحمت اللہ صاحب ۱۹۵۸ للعہ ۲ر

بابو عنایت علی خاں صاحب ۲۳۱۴ للعہ/
منشی رحمت اللہ صاحب ۲۱۹۲ للعہ/
محمد ابراہیم صاحب ۲۳۳۴ ۶ع/
بابو محمد سلیمان صاحب ۲۳۳۹ ۶ع ۱۰ر
میاں فتح محمد صاحب ۲۳۷۶ ۶ع ۱۴ر
ڈاکٹر برکت اللہ صاحب ۲۴۲۹ للعہ/
ملک سردار خان صاحب ۲۴۷۸ سے ۹ر
چودہری خان محمد صاحب ۹۴۹۸ سے ۸ر
مولوی غوث محمد صاحب ۲۵۱۰ ۶ع/
شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ۲۵۹۸ سے ۸ر
کرم داد صاحب ۲۶۳۰ للعہ ۲ر
شاہ نواز صاحب ۲۶۴۰ ۶ع ۸ر
منشی محمد علی صاحب ۲۶۶۳ ۶ع/
بابو محمد حسین صاحب ۲۶۷۳ ۶ع ۸ر
مولوی محمد الدین صاحب ۲۶۸۱ للعہ ۴ر
میاں محمد یوسف صاحب ۲۶۸۸ ۶ع ۱۰ر
مولوی نور محمد صاحب ۲۷۲۵ ۶ع/
محمد فیروز الدین صاحب ۲۶۹۴ ۶ع ۸ر
شیخ عبدالحی صاحب ۲۷۷۹ ۶ع/
میاں فخرالدین صاحب ۲۲۵۰ للعہ ۸ر
بابو عبدالعزیز صاحب ۲۸۳۵ ۶ع ۸ر
بابو محمد افضل صاحب ۲۸۵۱ ۶ع ۸ر
مولوی عبدالرشید صاحب ۲۸۵۰ ۶ع ۸ر
یعقوب خاں صاحب ۲۸۵۹ عہ ۴ر
سید دائم میر صاحب ۲۸۷۷ للعہ/
منشی کرم الٰہی صاحب ۲۹۱۳ للعہ/
عبدالرحمٰن صاحب ۲۹۱۰ ۶ع ۸ر
سید اسد اللہ صاحب ۲۹۱۹ للعہ/
مسٹر محمد عمر صاحب ۳۰۸۴ للعہ/

۱۲- فروری ۱۳ء

محمد نذیر حسین صاحب ۱۵۲۴ للعہ ۲ر
ملک غلام محمد صاحب ۱۵۷۵ ۶ع/
عنایت اللہ صاحب ۱۷۱۰ ۶ع ۱۲ر
بابو رحیم بخش صاحب ۱۷۲۷ للعہ ۴ر
منشی غلام محمد صاحب ۱۷۵۸ ۶ع/
احمدالدین صاحب ۲۲۴۷ ۶ع/
منشی عبدالغنی صاحب ۲۸۰۵ ۶ع ۸ر
محمد سلطان عالم صاحب ۲۸۸۲ ۶ع ۸ر

شیخ محمد صاحب ۲۹۹۳ عہ ۵ر
محمد جان صاحب ۱۳۴۸ عہ ۵

۱۳- فروری ۱۳ء

شاہ محمد صاحب ۸۱۳ للعہ ۲ر
مولوی غلام محمد صاحب ۱۴۶۹ سے ۲ر
منشی کبیرالدین صاحب ۱۸۲۴ للعہ/
میاں شمس الدین صاحب ۲۰۹۳ للعہ ۸ر
حکیم سردار خان صاحب ۲۱۰۹ للعہ ۲ر
فیروز عالم صاحب ۲۹۶ للعہ ۴ر
محمد یعقوب خاں صاحب ۲۲۷۰ ۶ع ۸ر
مولوی غلام محی الدین صاحب ۲۳۵۳ ۶ع/
شیخ سلطان عالم صاحب ۲۴۰۳ للعہ/
شاہزادہ عبداللطیف خان صاحب ۱۴۶۳ للعہ ۲ر
مرزا ناصر علی صاحب ۲۵۳۴ للعہ ۲ر
چودہری حمایت خان صاحب ۲۵۷۶ للعہ/
سید اکبر خان صاحب ۲۵۹۱ ۶ع ۸ر
حاجی وزیر خاں صاحب ۲۵۹۴ ۶ع ۸ر
حکیم عبدالصمد صاحب ۲۶۴۴ سے ۲ر
چودہری فیض الحق صاحب ۲۸۲۷ للعہ ۲ر
قاضی محمد اکرام صاحب ۲۸۴۰ للعہ/
منشی حاکم علی خاں صاحب ۲۸۶۵ ۶ع ۸ر
خیرالدین صاحب ۲۸۷۵ للعہ/
مولوی غلام محمد صاحب ۲۹۰۹ ۶ع ۸ر
ڈاکٹر عبدالغفور صاحب ۲۹۲۳ للعہ/
جناب گلبرگی محمد غوث صاحب ۲۹۲۶ للعہ/
عبداللہ خاں صاحب ۶ع/
محمد یوسف صاحب ۲۷۵۹ سے ۱۰ر
رحمت اللہ صاحب ۲۸۸۸ ۶ع ۸ر
حکیم قربان علی صاحب ۱۷۴ للعہ ۲ر
چودہری عبداللہ خاں صاحب ۸۸۲ ۶ع ۸ر
کرم رسول صاحب ۱۲۶۴ سے ۲ر
پیر بخش صاحب ۱۳۹۹ سے ۲ر
میاں محمد بخش صاحب ۲۰۸۷ سے ۸ر
منشی احمدالدین صاحب ۲۴۶۹ للعہ ۴ر
منشی عبدالخالق صاحب ۲۲۵۳ ۶ع ۸ر
میاں عصمت اللہ صاحب ۲۶۵۵ ۶ع ۱۰ر
منشی مولا بخش صاحب ۲۷۴۱ ۶ع/
منشی مشتاق حسین صاحب ۲۷۸۹ ۶ع ۲ر

خواجہ صاحب کا مطبوعہ خط ترکون کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
برادران اسلام
السلام علیکم -

خدا کی رحمت تم پر ہو - مشیت ایزدی نے یہی پسند کیا ہے کہ تم کو خطرناک امتحانوں اور ابتلاؤں میں آج ڈال دیا جاوے مایوس نہو لیوم الابتلا یوم الاصطفا نبی کریمؐ نے ہی فرمایا ہے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ - یہ وقت استغفار اور تقوے کا ہے اپنے گذشتہ اعمال کے لئے معافی خدا کی جناب سے مانگو اور دعا میں لگے رہو اور اس نازک تر اور صعبناک وقت میں وہ کرو جو اللہ اور محمدؐ اور مسلمانان عالم آپ سے توقع کرتے ہیں اور یاد رکھو کہ نصرٌ من اللہ و فتحٌ قریب

یہ موجودہ حالت تم نے اپنے لئے خود پیدا نہیں کی[1] یہ تو یورپ کے یاجوج ماجوج کی چالبازیوں کا نتیجہ ہے محض تم کو پھنسانے اور پیچیدگی میں ڈالنے کے لئے یاجوج ماجوج نے یہ جال پھیلایا ہے - اُنھوں نے اعلان کر دیا ہے کہ تمھاری قسمت کا فیصلہ ہو چکا ہے - اور تمھاری تباہی اب اُن کی نگاہ میں یقینی ہے - لیکن آپ دیکھیں اور منتظر رہیں کہ رب العزت اب آسمانوں سے کیا کرتا ہے - حزقیل نبی نے بطور پیشگوئی جیسے کہا آ وہ آخری ایام آ گئے ہیں جب "یاجوج ماجوج کے دل میں باتیں اُٹھینگی" اور وہ بُرے بُرے خیال کریگا ۔

برادران ملت تم نے تو آجتک عیسائیوں کے خوش کرنے کی بہت ہی کوشش کی تھی لیکن وہ تم سے کسطرح راضی ہو سکتے ہیں - یورپ کی چند عیسائی طاقتیں تمھیں صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتی ہیں اور اُن کی نگاہ میں تمھارا بھاری سے بھاری جرم یہ ہے کہ تم اُسی دین متین کے غلام ہو - وہ اُتھوپیا لیبیا اور ایران کو تاخت و تاراج کر کے بالفاظ حزقیل یہ کہہ رہی ہیں (حزقیل ۳۸ باب ۱۱) اور تو کہیگا کہ میں دیہات کی سرزمین پر چڑھونگا میں اُنپر جو چین میں ہیں اور آرام سے بستے ہیں جو شہر پناہیں نہیں رکھتے اور بغیر اڑبنگوں اور پھاٹکوں کے رہتے ہیں حملہ کرونگا"

یہ الفاظ اُس شہر کا صحیح نقشہ ہیں جسکو قرآن نے بلداً آمنًا پکارا ہے - اور جس سے مراد مکہ ہے الغرض اب یاجوج ماجوج مکہ مدینہ کو اپنے زیر اقتدار لانا چاہتے ہیں اور تم بیت عتیق[2] کے محافظ اور خادم حرمین شریفین ہو اور یہی تمھارا قصور ہے جیسے کہ حزقیل نبی نے فرمایا تھا وہ آج بالفاظ پورا ہوا - اور مسک (ماسکو) اور ٹوبال (ٹوبالسک) کے سردار نے جس سے مراد بالفاظ دیگر رُوس ہے اپنی بھاری فوجیں بالفاظ پیشگوئی شمال کی جانب سے بھیجدی ہیں اور وحشی بلغاریوں کو اُس نے اپنا آلہ (ہتھ ٹھوکا) بنایا ہے - لیکن اب اگر یہ واقعات اسرائیلی

* اور خداوند کا کلام مجھکو پہنچا اور اُس نے کہا کہ اے آدمزاد تو جوج کے مقابل جو ماجوج کی سرزمین کا ہے اور روش اور مسک اور توبال کا سردار ہے اپنا منہ کر اور اُس کے برخلاف نبوت کر اور کہہ کہ خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے کہ دیکھ اے جوج روش اور مسک اور توبال کے سردار میں تیرا مخالف ہوں اور میں تجھے پھرا دونگا اور تیرے جبڑوں میں بنسیاں مارونگا اور تجھے اور تیرے سارے لشکر اور گھوڑوں اور سواروں کو جو سب کے سب فاخرہ پوشاک جنگی پہنے ایک بڑا انبوہ جو پھریاں اور سپریں لئے ہوئے ہیں اور سب کے سب تلوار پکڑنے والے ہیں اُنھیں کھینچ نکالونگا اور اُنکے ساتھ فارس اور کوش اور فوط جو سب کے سب سپریں لئے ہوئے اور خود پہنے ہوئے ہیں + جومر اور اُسکا سارا لشکر اور اُتر کی دور اطراف کے اہل تجرمہ اور اُسکا سارا لشکر بہتیرے لوگ جو تیرے ساتھ ہیں تو تیار ہو اور اپنے لئے تیاری کر تو آپ اور تیری ساری جماعت جو تجھ پاس فراہم ہوئی ہے

بقیہ کالم ۲

(بقیہ کالم اول) اور تو اُنکی حمایت کیلئے ہو + اور بہت دنوں کے بعد تو سردار مقرر ہوگا اور تو برسوں کے اخیر میں اُس سرزمین پر جو تلوار کے غلبہ سے چھڑائی ہوئی ہے اور جس کے لوگ بہتیری قوموں کے درمیان سے فراہم کئے گئے ہیں اسرائیل کے پہاڑوں پر جو قدیم سے ویران تھے چڑھ آویگا پر وہ ساری قوموں میں سے نکال لی گئی ہے اور وے سب کے سب امن و امان سے سکونت کرینگے + تو چڑھیگا اور آندھی کی طرح آویگا تو بادل کی مانند زمین کو چھپا دیگا - تو اور تیرا سارا لشکر اور بہتیرے لوگ تیرے ساتھ + خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے کہ ایسا بھی ہوگا کہ اُس دن میں بہت سے مضمون تیرے دل میں آوینگے اور تو ایک بُرا اندیشہ کریگا اور تو کہیگا کہ میں دیہات کی سرزمین پر چڑھونگا میں اُنپر جو چین میں ہیں اور آرام سے بستے ہیں جو شہر پناہیں نہیں رکھتے اور بغیر اڑبنگوں اور پھاٹکوں کے رہتے ہیں حملہ کرونگا + تاکہ تو لوٹے اور مال کو چھین لیوے اور تو اپنا ہاتھ اُن ویرانوں پر جو اب بسے ہیں اور اُن لوگوں پر جو ساری قوموں میں سے فراہم ہوئے ہیں جنہوں نے مواشی اور مال حاصل کئے اور جو زمین کی ناف پر بستے ہیں چلاوے + سبا اور ددان اور ترسیس کے سوداگر اور اُن کے سارے جوان شیر ببر تجھے کہینگے کیا تو غارت کرنے آیا کیا تو نے اپنا غول اس لئے جمع کیا ہے کہ مال چھین لے اور چاندی اور سونا لے لیوے اور مواشی اور مال لیجاوے اور بڑی لوٹ کرے + اس لئے اے آدمزاد نبوت کر اور جوج سے کہہ کہ خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے کہ جس دن میرے اسرائیلی لوگ چین سے بسینگے کیا تجھے خبر ہوگی اور تو اپنی جگہ سے اُتر کی دور اطراف سے آویگا اور بہتیرے لوگ تیرے ساتھ جو سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہونگے ایک بڑی فوج اور بھاری لشکر + تو میرے اسرائیلی لوگوں کا سامنا کرنے آویگا اور زمین کو بادل کیطرح چھپا لیگا یہ آخری دنوں میں ہوگا اور میں تجھے اپنی سرزمین پر چڑھا لاؤنگا تاکہ غیر قومیں مجھے

بقیہ کالم ۳

(بقیہ کالم ۲) جانیں جس وقت میں اے جوج اُنکی آنکھوں کے آگے تجھ ہی سے اپنی تقدیس کرواؤں + خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے کیا تو وہی ہے جسکی بابت میں اگلے زمانے میں اپنے خدمت گذار اسرائیلی نبیوں کی معرفت جو گذرے برسوں میں اور دنوں میں نبوت کرتے تھے بولا کہ میں تجھے اُنپر چڑھا لاؤنگا + اور یوں ہوگا کہ اُنھیں دنوں میں جب جوج اسرائیل کی مملکت پر چڑھیگا تو میرا قہر میرے نتھنوں میں چڑھیگا خداوند یہوواہ کہتا ہے کیونکہ میں نے اپنی غیرت سے اور قہر کی آتش سے کہا یقیناً اُسی دن اسرائیل کی سرزمین میں ایک بڑا زلزلہ ہوگا یہانتک کہ سمندر کی مچھلیاں اور آسمان کے پرندے اور زمین کے چرندے اور سارے کیڑے مکوڑے جو زمین پر رینگتے پھرتے ہیں اور سارے انسان جو روئے زمین پر ہیں میرے سامنے تھرتھرا جائینگے اور پہاڑ الٹائے جائینگے اور کراڑے بیٹھ جائینگے اور ہر ایک دیوار زمین پر گر پڑیگی اور میں اپنے سارے پہاڑوں سے اُسپر ایک تلوار طلب کرونگا - خداوند یہوواہ فرماتا ہے اور ہر ایک انسان کی تلوار اُس کے بھائی پر چلیگی + اور میں وبا بھیج کے اور خونریزی کر کے اُسے سزا دونگا - اور اُسپر اور اُسکے لشکروں پر اور اُن بہت سے لوگوں پر جو اُس کے ساتھ ہیں ایک شدت کا مینہ اور بڑے بڑے اولے اور آگ اور گندھک برساؤنگا اسی طرح میں اپنی بزرگی اور اپنی تقدیس کراؤنگا اور بہتیری قوموں کی نظروں میں پہچانا جاؤنگا اور وے جانینگے کہ خداوند میں ہوں

---

[1] پیدا تو خود ہی کی ہے - ترکوں کی اپنی ہی بدعملیوں کا نتیجہ ہے جو وہ ایسی ذلت اُٹھا رہے ہیں - ایڈیٹر

[2] اُنھوں نے کیا محافظ ہونا ہے دراصل تو بیت عتیق ان کا محافظ تھا اور اُن کو چاہیئے تھا کہ حق خدمت ادا کرتے اور حجاج کیواسطے امن قائم کرنے کی کوشش کرتے مگر افسوس ہے کہ آدمی پشاور سے کلکتہ تک کی لمبی مسافت جس امن میں طے کر سکتا ہے اُس کے بالمقابل کہ مدینہ اور جدہ کے چند میل کا سفر انسان جان کو ہتھیلی پر رکھکر طے کرتا ہے خانہ کعبہ کی کونسی خدمت کا حق ترکوں نے ادا کیا ہے جو وہ کسی حفاظت کے مستحق ہوں - ایڈیٹر

نبی کی نبوت کو پورا کرتے ہوئے واقع ہوگئے ہیں تو پھر یہ بھی یاد رہے کہ یاجوج ماجوج کے خاتمہ کے دن بھی اب تھوڑے ہی ہیں

اے برادران اسلام! یقین اور اُمید کو ہاتھ سے نہ دو۔ تم نے ہتھیار نہیں اُٹھائے بلکہ تم ہتھیار اُٹھانے پر مجبور کئے گئے ہو اور تمہارے اس فعل کو قرآن کریم نے بالفاظ ذیل جائز ٹھہرایا ہے۔

اذن للذین یقتلون بانہم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر ہ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ...... ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز ہ الذین ان مکنھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور

ترجمہ

اب اُن کو بھی کافروں سے لڑنے کی اجازت دی ہے۔ اس واسطے کہ اُن پر ظلم ہوا ہے اور کچھ شک شبہ نہیں کہ اللہ اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ یہ وہ مظلوم ہیں جو بیچارے صرف اتنے کہنے پر کہ رب ہمارا اللہ ہے اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے ہیں ......

جو اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ بھی اُس کی مدد کرتا ہے کچھ شبہ نہیں کہ اللہ زبردست اور سب پر غالب ہے۔ اگر ہم ان کو (حاکم بناکر کسے) زمین میں قائم کریں وہ اچھے کام کرینگے۔ نماز پڑھینگے۔ اور زکوٰۃ دینگے اور لوگوں کو اچھے کام کے لئے کہینگے اور بُرے کاموں سے منع کرینگے۔ اور سب چیزوں کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے ؎

برادران ہزاروں مخلوق خدا مرد اور عورت صرف اسلئے تھریس۔ مقدونیا اور البانیہ میں گھروں سے پکڑ کر نکال دیئے گئے کہ وہ ربنا اللہ کہتے تھے۔

لیکن برادران! یاد رکھو خدا اُن کے ساتھ ہے جو متقی ہیں اور محسن ہیں۔ یورپ کی جھوٹی تہذیب نے تم پر جادو کا کام کیا تم نے یورپین اطوار و اوضاع میں ید طولیٰ حاصل کیا اور جب خدا تعالیٰ نے تمہیں ایک عیسائی سرزمین میں آباد کیا تو آجکل کے مہذب عیسائیوں کی طرح تم نے بھی وہ پاک اور ارفع مذہبی زندگی بھلا دی جو تمہاری حالت میں تو تمہاری کامیابی کی کنجی تھی تم میں سے بہتیروں نے نماز چھوڑ دی۔ زکوٰۃ بھلا دی۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا خیال جاتا رہا۔ پیارو! یہی تو وہ باتیں تھیں کہ جن کے موجود ہونے پر خدا عزیز و قدیر کی نصرت تمکو ملنی تھی۔ جیسے کہ قرآن کریم کی آیات بالا سے پایا جاتا ہے اور تمہاری موجودہ مصیبت و ذلت کا اصلی باعث بھی تو یہی ہے۔ لیکن کیا ہوا۔ اخوانی۔ اصلاح کے لئے تو کبھی بھی دیری نہیں سمجھی گئی۔ ہمارا خدا تو رب الرحیم خدا ہے۔ تم مسلم بن کر تو دیکھو فتح اور نصرت تو یقیناً تمہارے شامل حال ہے ؎

یا معشر المسلمین۔ خوش ہو۔ فتحمندی اور شہرت دوام کا تاج تمہارے انتظار میں ہے۔ تمہارے سامنے اشرف اور عظیم تر مہم ہے تمہیں اپنے مذہب اپنی عزت اپنی عورتوں کی عصمت کی حفاظت کرنی ہے۔ تمہیں اپنے مذہب کو بچانا ہے۔ دشمنوں کی نگاہ الہلال کے غروب ہونے پر ہے۔ یہ تمہاری آج آخری جد و جہد ہے۔ خدا کی راہ میں جانوں کو لڑا دو۔ اور دیکھو رب الافواج تمہاری مدد کو آرہا ہے ؎

خدا پر تمہارے ایمان کو بڑھانے کے لئے اور تمہارے یقین کو تقویت دینے کے لئے میں تمکو ایک خوشکن بات کی خبر کرتا ہوں۔ تمہارے ان موجودہ مصائب کی خبر ہندوستان میں خدا کے ایک ولی کو مدت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے دے رکھی تھی۔ لیکن اُس نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر کئی سال سے یہ بھی اعلان کر دیا تھا کہ آخر کار فتح تمہاری ہی ہوگی۔

عیسائیوں کو یہ یاد رہے کہ آسمان کے نیچے اس وقت اگر کوئی خدا کا دین ہے تو اسلام ہی ہے۔ اسلام ہی ہمکو وہ طریق تعلیم کرتا ہے کہ جن کے اختیار کرنے پر ہم خدا تعالیٰ سے قرب حاصل کر لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کیساتھ مکالمہ یوں تو عیسائی دُنیا کا بھی محاورہ ہے لیکن یہ اصطلاح مسیح کے کلیسیا میں ایک بے معنی اصطلاح ہے۔ ہاں اسلام نے اسبات کو حقیقت اور صداقت کر دیا ہے۔ ایک صادق مسلم خدا کا ملہم ہو جاتا ہے خدا مسلم سے اُسی طرح ہمکلام ہوتا ہے جیسے وہ اسرائیلی مقدس انبیاء سے ہمکلام ہوا کرتا تھا۔ جسکا ذکر کتب مقدسہ میں ہے۔ اسلام نے ہر جگہ اور ہر زمانے میں ایسے ربانی انسان پیدا کئے ہیں۔ لیکن عیسائی دنیا میں اُن کا نام و نشان نہیں۔

برادران ملت تمہیں بھی تو اپنے نبی اکرم کی وہ حدیث نہ بھولی ہوگی جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ اُمت مرحومہ کی اصلاح و تجدید کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجا کریگا۔ خدا تعالیٰ خود اُسے مبعوث کریگا اور اُسے مسلمانوں کی تجدید اور تہذیب کے لئے مشرف بالہام کریگا۔ یہ کسطرح ہو سکتا تھا کہ یہ صدی گذر جاتی اور اس کے سر پر اس صدی کا مجدد پیدا نہ ہو۔ چنانچہ وہ مقدس انسان اعلیحضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (پنجاب ہند) کے وجود مسعود میں پیدا ہوا۔ چونکہ وہ خادم اسلام تھا۔ لازماً اُس والا ہمم کو تمہارے حالات و معاملات سے دلچسپی تھی۔ تمہیں وہ دن یاد ہونگے جب تمہارا جنگ یونان سے ہوا تھا۔ اُس وقت اُس خدا کے ولی نے تمہاری فتح و نصرت کے لئے دُعا کی اور اُسوقت اُسپر یہ بھی خدا تعالیٰ نے ظاہر کیا تھا کہ سلطنت عثمانیہ کو بہت ضعف اور نقصان خود اپنی قوم کے غداروں سے پہنچنے والا ہے۔ یہ باتیں شاید ۱۸۹۶ء میں حوالۂ قلم و کاغذ ہوکر ملک میں شائع ہو گئیں اور ٹرکی میں وقتاً فوقتاً غداروں اور دغابازوں کی نسل نے بہ لباس اراکین سلطنت پیدا ہو کر اُس پیشگوئی کو پورا کیا۔ لیکن سنہ ۱۹۰۴ء میں اس حضرت محمد صلعم کے غلام کو ایک زبردست اور متین الہام ہوا۔ جس میں خدا تعالیٰ نے مجدد موصوف سے بالفاظ قرآن ہمکلام ہو کر تمہاری موجودہ مصیبت و ہزیمت کو بالوضاحت بیان کیا۔ اور فرمایا۔

غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون

(ترک اُس زمین میں جو اُن کے ملحق و متصل ہے شکست پاوینگے۔ اور پھر وہ اپنے شکست دینے والوں کو مغلوب کرینگے ؎)

یہ پیشگوئی ایک ماہواری رسالہ موسوم بہ "ریویو آف ریلیجنز" میں بماہ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء شائع ہوئی یہ رسالہ قادیان سے نکلتا ہے۔ اس پیشگوئی کا پہلا حصہ مسلمۃً پورا ہو چکا ہے اور میں کہتا ہوں کہ لفظاً اور معناً پورا ہو گیا ہے اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ عنقریب آئندہ کے واقعات اس پیشگوئی کے دوسرے حصے کو پورا کر دینگے[1] الہام میں تو وہ جگہ بھی بتلائی گئی ہے جہاں ترکوں نے شکست کھائی ہے ؎

---

[1] مگر کس رنگ میں؟ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ ایڈیٹر۔

الفاظ ادنی الارض جو عربی میں نہایت واضح اور ہر قسم کے شک وابہام سے پاک ہیں۔ اس سے وہ زمین مراد ہے جو سرزمین ترکان سے ملحق ومتصل ہو اور اس سے صاف طور پر مراد سرزمین (اتحادیان بلقان) ہے اس الہام کو موکد کرنے کے لئے الہام بالا کا پچھلا حصہ جس میں بلقانی اقوام کی شکست وہزیمت کا ذکر ہے پہلی پیشگوئی سے چار سال بعد پھر الہام ہوا اور جنوری سنہ ۱۹۰۸ء میں خدا تعالیٰ کے ولی نے اس الہام کے تعبیر اور تعین میں ذیل کے الفاظ فرمائے۔ جو اُس کے وطن میں کے بعض اخباروں میں اُس وقت چھپ گئے۔ اور وہ یہ ہیں:۔ خدا کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں ٹرکی بالفاظ یورپ ایک مریض سلطنت ہے اُس کے اراکین سلطنت جیسے کہ مجھپر الہاماً ظاہر ہوا ہے غدار۔ دغاباز نمکحرام اور خود غرض ہیں آلات حرب اور تعلیم حرب کے لحاظ سے اسوقت ترک کل اقوام یورپ سے بہت پیچھے ہیں۔ اُس کے چاروں طرف اُس کے دشمن ہی دشمن یورپ میں ہیں۔ کسی دیگر اسلامی سلطنت سے اُسے کوئی سازداری نہیں۔ بظاہر ٹرکی کو کوئی اُمید زیست نہیں لیکن یہ مقدر ہو چکا ہے کہ ٹرکی عنقریب مظفر ومنصور ہو۔ اور یہ فتح ونصرت اُسے چند سال میں ہونیوالی ہے۔ ان لوگوں کو کہدو میرا خدا کہتا ہے جو صرف آنکھ سے دیکھی ہوئی چیز پر ایمان رکھتے ہیں اور جنکا بھروسہ کل کا کل ظاہری اسباب پر ہے ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ ہم ٹرکی کی اس لئے مدد کریں کہ وہ حرمین شریفین کی خادم ہے جو اس کو ہلاک کرینگے وہ خود ہلاک ہونگے ان لوگوں کو کہدے کہ خداوند یوں فرماتا ہے۔ یہ اُس کا وعدہ ہے اور خدا کے وعدے سچے ہی ہوتے ہیں۔ یہی مقدر ہو چکا ہے۔ اور یہی ہو کر رہیگا"۔

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور تمھیں فتح ودوام عطا فرمائے آمین (تمہارا بھائی خواجہ کمال الدین۔ محمڈن مشنری۔ ایڈیٹر مسلم انڈیا۔ اینڈ اسلامک ریویو۔ نمبر ۱۵۸۔ فلیٹ سٹریٹ لنڈن

بدر۔ ہمارے بعض مسلم اخبارات نے بھی اس جنگ کو مذہبی جنگ اور جہاد قرار دیا ہے۔ اور ہمارے معزز ومکرم خواجہ صاحب کا میلان بھی اسیطرف ہے لیکن اگر یہ سچ ہے کہ ترک ایک جہاد میں مصروف ہیں تو پھر یہ بھی سچ ہے کہ انکی شکست یقینی ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ع "اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال"

کھُلی چٹھی

(بنام ماسٹر غلام حیدر سابق ہیڈ ماسٹر منشی محلہ لائل پور)

آپ کا چو ورقہ میں نے اتفاق سے دیکھا۔ جس میں آپ نے احمدیوں پر یہ ناپاک افترا کیا ہے کہ یہ فرقہ حدیث کی بہت کم قدر کرتا۔ اس سے بڑھ کر سفید مگر جھوٹ سفید نہیں ہوتا بلکہ سیاہ۔ اس لئے کہنا چاہیئے کہ سیاہ جھوٹ نہیں ہو سکتا چند روز گذرتے ہیں۔ میں نے پیسہ اخبار میں چھپوایا تھا کہ رسول اللہ صلعم کی گدی پر بیٹھنے کا بہت سے علماء اور فقرا دعویٰ کرتے ہیں مگر رسول اللہ کا جو کام تھا اُس کو بجالانے والے کسی عالم یا پیر کا پتہ درکار ہے جو اپنے مریدوں کو قرآن مجید سُناتا۔ پڑھاتا اور سکھاتا ہو اور پھر ان کے تزکیہ کے لئے دعائیں کرتا ہو۔

یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتٰب والحکمۃ

یہ تو میں نے کئی جگہ دیکھا ہے کہ اختلاج قلب پیدا کرنے کے لئے توجہ ہو رہی ہے اور اثر نہیں ہوتا تو سارنگی وطبلہ سے بھی عار نہیں یا ایسے وظائف سکھائے جاتے ہیں جن کی سند کتاب وسنت سے نہیں ملتی۔ کہ قرآن مجید ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پڑھائیں۔ درس نظامی کے نصاب میں تو قرآن مجید ہے ہی نہیں۔ تبرک کے طور پر ایک پارہ تفسیر بیضاوی کے ساتھ پڑھا دیں تو بڑی بات ہے۔ بہرحال میں بڑے وثوق کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں اور اگر آپ کی ہمت ہے تو اس کی تردید کریں کہ یہ قادیان ہی ہے جس میں ہمارا امیر (متعنا اللہ بطول حیاتہ) حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا جانشین ہے جو پانچ بار قرآن مجید ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ روزانہ سُناتا ہے اور ساتھ ساتھ ان اجری الا علی اللہ کہتا جاتا ہے۔ کوئی دن خالی نہیں جاتا جب وہ اپنے متبعین کو یہ نہیں کہتا کہ مجھے تمھاری نذر ونیاز۔ سلام وتعظیم کے لئے اُٹھنے کی مطلق پروا نہیں اور اپنی محنت سے حلال وطیب کما کر نہ صرف اپنے اہل وعیال بلکہ دوسرے یتامیٰ وغربا ومساکین پر خرچ کرتا ہے سنو! ایک اسی سلسلہ کا امیر ہے جس کے حلقہ درس قرآن میں ڈیڑھ سو سے زیادہ عورتیں ادنیٰ سے اعلیٰ طبقہ تک کی شامل ہوتی ہیں۔ پھر چھوٹی عمر کی لڑکیوں کا درس ہوتا ہے۔ پھر انگریزی خوانوں کے لئے ایک درس ہے۔ پھر عصر کے وقت ایک درس ہے جس میں

پانسو کے قریب احمدی ہوتے ہیں۔ اور ان میں ہر طبقہ کے لوگ بلاناغہ بڑے شوق واخلاص سے آتے ہیں۔ ایم۔ اے اس میں موجود۔ بی۔ اے اس میں موجود۔ مولوی فاضل بلکہ مولوی فاضل گر اس میں موجود۔ اسسٹنٹ سرجن حکما واطبا اس میں۔ امرا اس میں۔ پھر نہ صرف پنجاب یا ہندوستان کے بلکہ عرب کے چین کے مالابار کے۔ کابل کے خوست کے غزنی کے۔ کشمیر کے حیدر آباد دکن کے انھیں لوگوں میں جن کی تعداد پانسو سے کم نہیں ہوتی **بخاری** شریف ترجمہ وتفسیر کے ساتھ سنائی جاتی ہے۔ ہملوگ اگر حدیث کے منکر اور قرآن سے روگرداں ہیں تو پھر بتاؤ یہ محنت کیوں ہے۔ اور کیا وجہ کہ اس کی نظیر ہندوستان کیا عرب وشام میں نہیں ملتی۔ یوں کسی مدرسہ میں حدیث پڑھائی جاتی ہو تو الگ بات ہے مگر اسطرح عوام میں درس اور پھر التزام کے ساتھ جس میں ہر طبقے کے لوگ اس تعداد کے موجود ہوں سوائے قادیان کے کہیں نہیں موجود۔ پھر اسی پر بس نہیں اس کے علاوہ ہائی سکول میں ایک وقت لڑکوں کو حدیث سُنانے کے لئے مقرر ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں خصوصیت کے ساتھ صحاح ستہ پڑھائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ کئی پرائیوٹ درس حدیث کے ہوتے ہیں۔ قرآن وحدیث کا یہانتک توغل ہے کہ ہمارے ایم۔ اے بھی اپنی تعلیم کو مکمل نہیں سمجھتے جب تک وہ قرآن وحدیث نہ پڑھ لیں۔ ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے شیخ تیمور ایم۔ اے پاس کرکے دو سال حضرت امیر کے حضور میں بخاری وقرآن مجید وعوارف المعارف وغیرہ پڑھ کر پھر ملازمت کے کام پر گئے ہیں۔ اب چودھری فتح محمد صاحب ہیں۔ جو کہ ایم۔ اے اور قرآن مجید وحدیث کے لئے قادیان میں رہتے ہیں ہمارے سلسلہ کے ملازمین۔ انگریزی خوان ملازمین تین تین ماہ کی رخصتیں لیکر اور کئی لوگ اپنی ملازمتوں ترقیوں اور خویش واقارب اور پیارے وطن چھوڑ کر محض قرآن وحدیث پڑھنے کے لئے یہاں رہتے ہیں۔ ہمارے **قمر الانبیاء** صاحبزادہ

ؔ تریاق القلوب صفحہ ۲۴۴ میں حضرت مسیح موعود (دیکھو صفحہ ۱۸ کالم اول)

بشیر احمد صاحب محض قرآن وحدیث پڑھنے کے لئے کالج چھوڑ کر چلے آئے۔ کیا تم بھی کوئی نمونہ پیش کر سکتے ہو۔ کسی مقام کا پتہ دے سکتے ہو جہاں قرآن وحدیث کا اس درجہ توغل ہو۔

لا یجاوز حلقومہم کے مطابق نہیں بلکہ ترجمہ وتفسیر کے ساتھ اور پھر اسپر عملدرآمد ہوتا ہو اچھا اور تو جانے دیں آپ ایمان سے کہیں کہ آپ نے بخاری شریف اول سے آخر تک کبھی پڑھی ہے۔ اور کیا آپ اسے سمجھتے ہیں تاکہ میں ایک دو حدیثیں پوچھوں۔ پھر خواہ وحیدالزماں کا ترجمہ آگے رکھکر اس کے معنے بنا دیں۔ ابھی پچھلے دنوں ایک کتاب علم الحدیث کے نام سے شرکت ادبیہ امرتسر نے شائع کی ہے۔ اس کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ تیرہ سو سال کے بعد ایک بینظیر کتاب شائع ہوئی ہے۔ لیکن جب میں نے اسے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ تو وہ باتیں ہیں کہ ہم کئی بار حضرت امیر کی زبان سے سن چکے ہیں بلکہ اس سے اچھے پیرائے میں ان احادیث کا مطلب سمجھ چکے ہیں۔ رواۃ کے متعلق اس سے زیادہ مولوی شبلی نعمانی نے سوانح نبی کریم صلعم کی تمہید میں لکھا ہے گو وہ مقدمہ معجزات کے انکار کا۔ اور عنقریب آپ دیکھ لینگے کہ فاضل شبلی نبی کریمؐ کو بحیثیت ایک فلاسفر کے دنیا کے سامنے پیش کرنے والے ہیں بہرحال ہیں جو حدیث کا منکر کہتا ہے وہ ایک بہتان باندھتا ہے۔ ہمارے شرائط بیعت میں یہ الفاظ ہیں۔ "اور قال اللہ و قال الرسول کو دستور العمل بناؤں گا" پھر بھی ہمیں حدیث کا منکر یا اسے ظنی قرار دینے والا کہنا ایک ناپاک دل کا کام ہوسکتا ہے۔

باقی اعتراض کا جواب تشحیذ میں

اکمل قادیان

(بقایا نوٹ صفحہ ۱۷) نے لکھا ہے کہ مجھے بشیر احمدؐ کے متعلق پہلے خدا نے خبر دی تھی یاتی قمر الانبیاء امرک یتاتی یسر اللہ وجہہ ک۔ یدنی منک الفضل میں نے اس الہامی عبارت کا لفظ لگا دیا ہے۔

سہارنپور مشن کا دلفریب فیشن

(ایک عیسائی ڈاکٹر سابق سپرنٹنڈنٹ سنڈے سکول سہارنپور کے قلم سے)

واعظ خبر اڑاتا ہے کوش الہ کی
چھت گر پڑے سر پہ کہیں خانقاہ کی

جو نظارہ آج کل عیسائیت کے وسیع دائرہ میں دکھائی دیتا ہے۔ وہ اس خیال کو فوراً یاد دلاتا ہے کہ یا تو ہم عیسائیاں پر مشنریوں اور پادریوں کی تعلیم ونصائح کا کچھ اثر بمثل نقش برآب نہیں ہو سکتا۔ یا بائیبل مقدس کے ہوائی قلعہ کا تعلیمی اثر زائل ہو کر قلع قمع ہو چکا ہے کہ بائیبل بائیبل بازاروں میں کھڑے ہو کر پکارتے ہوئے بھی دھوکے کی ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلا جا رہا ہے۔ عیسائی مشن کا اندرونی حال یہ ہے کہ پارٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ دو چار یار غار ادھر اور تین تیرہ یار غار ادھر جمع ہو کر چند پادری اور ان کے زیر اثر متعدد شاگردان ملکر یہودا اسکریوطی کی طرح جس نے اپنے عیسیٰ مسیح کو صرف تیس روپیہ کی لالچ میں آکر گرفتار کرا کے ذلیل بھی کرایا۔ ایسے ایسے چھٹے یار جمع ہو کر اور اپنی اپنی ٹولیاں بنا کر مشن کی موت پیدا کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ایک گلہری پرستر بندوقیں چل چکی ہیں۔ اس کے برخلاف وار اور مار دھاڑ شروع کر دینے میں حکمت اور حیلہ اور کسی قسم کے مکر کے کرنے میں گویا ادھار کھائے بیٹھے تھے .... واہ رے مسیحیت اور ہمارے چوٹی کے مشنری اور پادری صاحبان ..... ڈھاک کے تین پات سے خوب کتاب مقدس (بائیبل) کی منادی کی ہوگی۔ اور عیسائی مشن دلوں میں قائم ہوگا صلیب کا جھنڈا ہر گلی وکوچہ میں لہرائیگا۔ اور تم عیسائی چرچ بناؤ گے۔

یہ گرجہ گھر ہے گرجہ گھر ہے گرجہ
طفیل احمدی یہ دور پھر جا

اور سب کے سب ملکر وہاں گلچھرے اڑاؤ گے۔ میں دعوے کے ساتھ برملا کہونگا اور بڑے زور سے روز روشن میں بار بار کہونگا کہ اسوقت عیسائی مشن کے خلاف لوگوں کے دلوں میں ایک سخت نفرت کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ جملہ غیر اقوام مسیحی مشن کو برملا بچوں کا کھیل کہتے ہیں۔ اور ہنسی اڑاتے ہیں۔ اور میں بھی سچ کہتا ہوں کہ مشنریوں کی یتیم ظریفی اور ہمارے دیسی عیسائی پادری لیڈروں کی بے دردی اور سرد مہری جسکا اظہار اس وقت ہو رہا ہے ہمارے دلوں سے اس کی عزت کم کر رہی ہے۔ عیسیٰ مسیح کی بڑی بڑی سر توڑ مخالفت نے جو نقصان نہیں پہنچایا تھا وہ اب مشن کے بڑے بڑے مشنری اور پادری لیڈروں کو خود غرضی پہنچا رہی ہے بائیبل کا گورکھ دھندہ تو سلجھا دیا جاتا ہے کہ بائیبل کی تعلیم مسافر دوست بنانے والی ہے۔ پوتر پوران اور قرآن شریف وغیرہ کی تعلیم جہادی اور اشانتی ہے۔ لیکن کس قدر غضب ہے کہ مسیح کی تعلیم کے ماننے اور جاننے والے مشنری اور پادری صاحبان اپنے جہادی اسپرٹ کی کرتوت اپنے چلن اور عمل سے اظہار کریں۔ میں بڑے عرصے مدرسہ علم الٰہیات کے زمانہ درس وتدریس سے تمام عیسائی مشنوں اور اس کے اندرونی پیچیدگیوں کے ناگفتہ بہ حالات کو بنظر تعمق مطالعہ کر رہا ہوں۔ حیف صد حیف! واویلا!! مشنریوں کی عالی حوصلگی اور مسیح کی لاثانی تعلیم پادریوں کی بدولت مشنوں سے عنقا ہو گئی ہے۔ یہ سب کارستانیاں اور چنیں چناں چہ میگوئیاں ان کے درمیان ہیں جنہوں نے ہمارے سامنے مسیحی معیار کے رکھنے کا بیڑا اٹھایا تھا۔ ایسی حالتمیں اگر کوئی عیسائیوں کے دائرہ میں داخل بھی ہو تو کیونکر اور کیا دیکھ کر آوے۔ ہمارے سامنے جو نمونہ پیش کیا جاتا ہے وہ اس کہاوت کی مانند ہے کہ "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور"

یہ ہم نے مانا کہ مشن کا سنہلا سائن بورڈ دیکھتے ہی ایک گمراہ متلاشی اس کی دلکش کشش سے کھنچ جاتا ہے اس لیئے میں مشنریوں اور ان کے پیغام رساں پادریوں سے بغیر کہے ہرگز باز نہ رہونگا کہ وہ مہربانی کر کے اپنے صلائے عام کو اس وقت تک بند رکھیں جب تک خود آپس میں نپٹ نہ لیں کیونکہ اندھا آدمی اندھے کو ٹھیک رستہ نہیں دکھلا سکتا۔ اور اگر دکھلا بھی سکتا ہے تو منزل مقصود پر نہیں پہنچا سکتا

الغرض بائیبل پڑھ کر اور پڑھا کر کسی کو دھوکہ میں نہ ڈالو پہلے بائیبل مقدس کے آسمانی آئینہ میں اپنا منہ دیکھو ہاں ہاں!! اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو اے عیسیٰ مسیح کے خیالات کا دم بھرنے والو۔ مقدس پادری لوگو اے بازار کے گلی کوچوں میں مسیحی تعلیم کی منادی کرنے والو اور ہماری رہبری کے متوالو ہمیں دھوکہ میں مت ڈالو

پہلے دیکھو...... کسقدر تمہارے دائرہ میں..
..... موجود ہے مگر خود غرضی نے تمہاری آنکھیں بند کردی ہیں۔ وہ مور پنکھ کی آنکھیں ہیں۔ نرگسی آنکھیں ہیں۔ اے بزرگو اور نوجوان منادو کب تک یہ نظارے دیکھتے رہوگے۔ اگرچہ تمہاری ستم ظریفی اور نئی نئی چالوں کا خاتمہ مشکل تو ہے۔ لیکن کیا اپنے ذاتی گہرے تعلقات اور ناجائز فائدہ کی بنا پر عیسیٰ المسیح کے مشن کا خون کرنا ہی کار ثواب سمجھے بیٹھے ہو۔ مشنری بہادرو اور پادری دلیرو اگر سچ مچ آپ کا خون اس قدر سرد ہوگیا ہے تو مشن کو اپنا نشانہ عمل مت بناؤ۔ غیر اقوام پر کیچڑ مت پھینکو لو مرید عیسائیوں پر اینٹ پتھر نہ برساؤ۔ مشن کی اینٹ سے اینٹ نہ بجاؤ۔ اپنی انوکھی چالوں سے مشن کو نابود کرکے موت کے کنارے تک نہ پہنچاؤ۔ مشنری پادری صاحبان۔ ذرا سوچو تو سہی کہ کیا تمہارا موجودہ کام تسلی بخش ہے۔ ضمیر کی آواز نفی میں گواہی دیتی ہے کہ ہرگز نہیں۔ اگر تم نے نیک کام کئے تو تم نے ہر قسم کی برائیوں میں روز افزوں ترقی بھی کی۔ اگر ہم آج سے دس پندرہ برس پیچھے نظر ماریں تو وہاں بھی ہم کو یہی نظارہ چھلانگیں مارتا ہوا دکھائی دیگا کہ فلاں مشنری اور فلاں فلاں پادری اور عیسائی مبشر جو بائیبل کی تعلیم اور اشاعت خیالات کے حامی ہیں۔ آپس میں الجھے پڑے ہیں۔ لتاڑ کی ہو رہی ہیں ہائے افسوس کہ ہمیں دھوکا دیا جاتا ہے کہ کتاب مقدس کے پھیلانے کے لئے راستہ صاف ہو رہا ہے۔ مگر ذاتی فوائد اور رنجشوں کے سوا ہوا اور کیا؟ کچھ بھی نہیں ہمیں سبز باغ دکھلایا جاتا ہے۔ رپورٹوں اور کاغذات میں زوردار فقروں اور موٹے ہندسوں سے یقین دلایا جاتا ہے۔ لیکچروں میں گلا پھاڑ پھاڑ کر آسمان سر پر اٹھایا جاتا ہے کہ ہم امریکہ اور غیر ولایت کے غیر ہندوں کی خیراتی دولت سے بائیبل کی تعلیم کی اشاعت اور ہندوستانی عیسائیوں کی آئندہ بہبودی کے لئے اعلیٰ پیمانہ پر صرف کرینگے۔ لیکن برعکس اس کے یہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ اپنی نمائش زندگی کی آرائش اور عیش و استراحت میں افسوس کہ اعلیٰ کیرکٹر کے دم بھرنے والے صرف اعلیٰ خیالات ہی خیالات کو برائے نام پیش کرسکتے ہیں مگر عملی زندگی کے ثبوت کا ان کے پاس نام و نشان بھی نہیں۔ سچ بات تو یہ ہے کہ مشن کا خون ہو رہا ہے اور مقدس مشن محکمہ مذہب بنتا جا رہا ہے۔ اور کسی مشنری اور پادری کے دل میں اپنی آرام طلبی اور خود غرضی کے سوائے اس بھان متی کے پٹارے میں...... کیا یہ شرم کی بات نہیں ہے کہ ہم ایک ایسی دلفریب اور مادہ پرست دلکش مخلوق وغیرہ وغیرہ اشیاء کے لئے لڑتے ہیں جس کے لئے ہمارا خاموش ہونا فرض ہے اس سے بیس تیس برس پہلے مشنریوں اور پادریوں میں مذہب پھیلانے کے لئے وہ پالیسی اور چال نہیں پائی جاتی تھی۔ مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ مکر و فریب سے ایک دوسرے کو محض مذہب پھیلانے کی آڑ میں زک پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اب آخر میں مقدس مشنریوں بائیبل کی اشاعت کا بیڑا اٹھانے والے پادریوں سے مودبانہ درد آمیز لہجہ میں عرض کرتا ہوں کہ نمائشی زندگی اور عیارانہ تعلیم سے باز آؤ اور غیر مذاہب کے خیالات کو پراگندہ نہ کرو ہم پر کیچڑ نہ پھینکو۔ ؎

کیا کہوں درد حال پنہانی
وقت کوتاہ۔ قصہ طولانی

راقم ایک رانگو پادری۔ سابق پروفیسر تھیولاجیکل سمنری...... فیتہ مشن

جدید الطبع کتابیں

مسلمانوں کی ترقی اور تنزل کے اسباب یہ رسالہ نواب محسن الملک کی تالیف ہے اس میں دکھایا ہے کہ مسلمانوں نے تمدن کی ہر صنف میں کسقدر ترقی کی تھی۔ اعلیٰ ترین شائستگی اور تہذیب کی استوار بنیاد کیونکر قائم کی اور پھر تنزل کیونکر ہوا۔ قیمت ۸/

مسلمانوں کی تہذیب (مولفہ محسن الملک) اس کتاب میں واقعات سے ثابت کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کی اصلی تہذیب کیا تھی۔ قیمت ۴/

اسلام کی دنیوی برکتیں واقعات اور حکیمانہ استدلال سے جو اعتراضات غیر مذاہب کیطرف سے اسلام پر کئے جاتے ہیں ان کا نہایت متین اور مہذب جواب ہے۔ قیمت ۸/

جیبی حمائل شریف مترجم اردو۔ مترجمہ جناب شاہ عبد القادر صاحب مصنف صفحہ عربی نصف ترجمہ پہلے فہرست آخر میں لغات القرآن بطور فرہنگ بھی شامل ہے۔ قیمت مجلد عہ

اسرار ادویہ۔ یورپ کی مشہور آفاق پیٹنٹ ادویہ کا راز نسخے مع ترکیب استعمال لاگت درج ہیں جو خود کوڑیوں میں تیار کرسکتے ہیں قیمت سابق عہ حال رعایتی ۱۰/ علاوہ ان کے ہر قسم کی کتب ملنے کا پتہ منیجر جنرل بکس ایجنسی ہاتھی گیٹ امرتسر۔ پنجاب

الخطبہ

قریشی کنواری دو لڑکیاں ایک بعمر سولہ سالہ مڈل پاس کردہ اور دوسری بعمر چودہ سالہ مڈل تک پڑھی ہوئی اس سال امتحان دیگی سینے پرونے اور ہر قسم کی زمانہ حال کے مطابق دستکاری اور کھانا پکانے اور خانہ داری کے کاموں میں پوری اور کامل مہارت رکھتی ہیں ان کی شادیاں کرنا منظور ہے لڑکے گریجوایٹ یا اسی روپیہ ماہوار تک کا روزگار اور حسب نسب رکھتے ہوں اور نیک چلن احمدی ہوں درخواستیں دفتر بدر میں بہ نمبر ۲۰ آنی چاہئیں۔

تلاش گمشدہ

حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ مسمی فضلکریم جو پہلے قادیان کے بعض دفاتر میں کلرک بھی رہ چکا ہے اور دراصل متوطن شادیوال ضلع گجرات کا ہے کچھ عرصہ سے عدم پتہ ہے کسی صاحب کو معلوم ہو تو خبر کریں۔ حلیہ یہ ہے۔ گورا رنگ داڑھی چھوٹی۔ چھریرا بدن میانہ قد۔ انگریزی اردو خوشخط لکھ سکتا ہے۔ فقیرانہ الفی پہنتا ہے۔

اخبار عالم

جنگ بلقان تا حال جاری ہے۔ صلح کے واسطے بھی کوشش ہو رہی ہے بلغاری یونانی آپس میں لڑ رہے ہیں۔ ترکوں کے حمیدیہ جہاز نے دشمنوں کے کئی ایک جہازوں کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ صلح کی شرائط بلغاریوں نے یہ پیش کی ہیں کہ ایڈریانوپل اور سقوطری بھی ہمکو دیدو۔ تاوان جنگ بھی دو۔ جزیرہ کریٹ کے حقوق سے دست بردار ہوجاؤ۔ ان شرائط کا ماننا مشکل غالباً جنگ جاری رہے۔ امریکہ میں سخت طوفان آرہے ہیں راولپنڈی میں پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑوی اور مولوی عبدالاحد صاحب خانپوری کے درمیان مدت سے مباحثات اور مقدمات چل رہے ہیں۔ اب مولوی صاحب نے پیر صاحب کو

چشمۂ زندگی کے مطالعہ سے محروم رہنا سخت بدقسمتی ہے ۲/۱۲

کیونکہ ملک کی معزز شخصیتوں نے اس کو ازحد مفید بتلا کر اس کا مطالعہ آپ کے لئے ضروری قرار دیا،

چنانچہ جناب حضرت خلیفۃ المسیح مولٰنا مولوی حکیم نورالدین صاحب تحریر فرماتے ہیں "جناب کی تصنیف چشمۂ زندگی کو جس وقت ڈاک میں آئی - دلچسپی سے پڑھا یہ کتاب مجھ اپنے مضمون میں پسند آئی ہے آپکی محنت بہت ہی قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر ملک اس کتاب کی قدر کرے - نورالدین از قادیان جناب پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑہ سے رقمطراز ہیں رفاہ خلق کے لئے یہ ہدایات نہایت ضروری تھے جنکی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپکو عطا فرما کر نعم الرفیق وحبذا الشفیق کہلانیکا استحقاق بخشا - حمد بے حد اور ثنائے بے عد اس واحد لاشریک کے شایاں ہے، جس نے منفعت عامہ کے لئے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو ناصح خلق قرار دیا خوش نصیب ہوگا وہ شخص جس نے حفظ ماتقدم اور تدارک مافات کا حصہ ان نایاب اور قابل قدر ہدایات سے لیا - نوٹ - ذیل میں صرف نام نامی درج ہیں کیونکہ ان کے مبارک سفارشی اور تعریفی الفاظ کی گنجائش نہیں ہے۔ حاذق الملک بہادر حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی - پیر کمال گیلانی صاحب کوہاٹ - خلیفہ اعظم حافظ ظفر علی صاحب اڈیٹر انوار الصوفیہ - خان بہادر رضا بابا اکسٹرا اسسٹنٹ (ریٹائرڈ) پشاور نوٹ ۳۵۰ صفحہ کی مجلد کتاب باتصویر رنگین ۱۸/۹ × ۲۲ سائز - قیمت فی مجلد دو روپے چار آنے - محصولڈاک ۳/

قبض اسہال صحت کی سخت دشمن ہے

یہ بخار - سردرد - زکام - دمہ - کھانسی - تپ دق - یرقان بواسیر دردگردہ - بدہضمی وغیرہ لاتعداد امراض کا پیش خیمہ ہے بس رشیوں - اسلامی حکماء اور مغربی علماء سے مستند سچائی

آلہ دستی جنتر کا استعمال کرو جو اس سے پیدا شدہ جملہ عوارضات کے مستقل دفعیہ کیلئے

تریاق! تریاق!! تریاق!!!

ہے مفصل واقفیت کے لئے کتاب شودھن ودھی قیمتی ۶/ منگوا کر ایسا ازحد مفید سچائی سے آگاہی پا کر دائمی صحت پاؤ تجربات جناب سعد اکرم خانصاحب تحصیلدار جموں لکھتے ہیں ایک عدد آلہ آپ سے منگوایا تھا ہر صفت موصوف پایا ایک آلہ اور ارسال کردین جناب حشمت اللہ صاحب سب ڈویژنل افسر مردان سے مجھے یقین ہے کہ جن اصولوں پر یہ آلہ مبنی ہے وہ نہایت ہی مفید موثر اور کارگر ہیں - لالہ رلا رام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ واقعی بہت مفید چیز ہے - مجھے گذشتہ سالوں میں اس سے بہت فائدہ ہوا ہے - مکمل سامان اعلیٰ - قیمت پانچ روپے

پتہ :- مہتہ سیتارام دت وید کویراج اودیہ اوشدھالیہ - صدر بازار راولپنڈی

کشتہ جریان ۱/۲۶

غرباکی درخواست منظور :- بجائے تین روپیہ کے ڈھائی روپے جریان - کثرت احتلام ان امراض میں یہ کشتہ ازحد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوتا ہے خداتعالیٰ کے فضل سے آیندہ بھی مفید ثابت ہوگا - **جریان کی شناخت** - پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کیطرح بلکہ زندہ درگور کردیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں - مالیخولیا - نسیان - کمی خون - دل کا دھڑکنا ضعف دماغ - بینائی کا کم ہونا - ناامیدی - بیخوابی - خوف غمگینی نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں جو اس بیماری میں مبتلا ہو وہ علاج کا کوشاں رہے ہرگز بیخوف و بیفکر نہ رہے ورنہ امراض بالا میں مبتلا ہو کر ہلاکت تک نوبت پہنچیگی - ہمنے اس کشتہ کو بڑی محنت سے طیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان کے مریضوں پر آزمایا محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے شفا پا گئے بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھاوے - قیمت ۲۴ روز بمعہ نسخہ دو روپے آٹھ آنہ (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر نظام جان عبدالرحمان کاغانی - قادیان ضلع گورداسپور

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۳۸/۵۱

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمے کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرۃ خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند - جالا پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ؏ قسم دوم عہ قسم سوم عہ اصلی ممیرا کی قیمت غہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کیلئے اسکی رعایتی قیمت عہ فی تولہ کردی ہے - بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے - ترکیب استعمال - ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کرکے آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ جنکی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہیں ان کے لئے بہت مفید ہے -

سنت سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت درج ذیل ہے

مقوی جمیع اعضاء، دافع صرع، مشتہی طعام - قاطع بلغم ورياح دق شیخوخیت وقاتل کرم شکم - منفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلس بول وسیلان منی - یبوست ودرد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں - قسم اول کی قیمت ۱۲/ فی تولہ قسم دوم ۸/

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری - بادامی سیاہ اور سفید ہاشی اور سوتی - ٹسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی ملسکتی ہیں المشتہر - احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان (گورداسپور)

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک معتبر بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں - قیمت مبلغ عہ

ملنے کا پتہ - بدر ایجنسی - قادیان (گورداسپور)